

ہفت روزہ ندائے خلافت

www.tanzeem.org



تنظیم اسلامی کا پیغام
خلافت راشدہ کا نظام

32

سلسلہ اشاعت کا
32 واں سال

تنظیم اسلامی کا ترجمان

4 تا 10 صفر المظفر 1445ھ / 22 تا 28 اگست 2023ء

خلافت کا قیام فرض عین؟

علامہ ابن حزم (نظارہ بری لکھتے ہیں):

”تمام اہل سنت، مجدد، شیعہ، خوارج سب کا اتفاق ہے کہ نصب امام (امام کا تقرر) واجب (فرض کفایہ) ہے۔“
فقہاء کے نزدیک خلافت کا قیام اور خلیفہ کا تقرر ابتدائی طور پر فرض کفایہ ہے، لیکن اگر اسے مقررہ وقت میں ادا نہ کیا جائے تو فرض عین ہو جاتا ہے۔ علماء اصول کا یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ فرض کفایہ مقررہ مدت میں ادا نہ کیا جائے تو وہ فرض عین ہو جاتا ہے۔ خلافت کا قیام ابتداً فرض کفایہ ہے لیکن اگر مقررہ مدت (تین دن) کے اندر کچھ لوگ (جو اس کے مکلف ہیں) اسے ادا نہ کریں تو فرض عین ہو جائے گا۔ جیسے نماز جنازہ فرض کفایہ ہے لیکن مقررہ وقت میں کچھ لوگ اسے ادا نہ کریں تو فرض عین ہو جاتی ہے اور تمام لوگ گناہگار ہوتے ہیں۔ امام الحرمین اس اصول سے متعلق لکھتے ہیں:

”اگر بالفرض فرض کفایہ میں سے کوئی فرض کفایہ معطل ہو جائے تو تمام لوگ حسب مراتب گناہگار ہوں گے۔۔۔ فرض کفایہ بعض اوقات بعض لوگوں پر فرض عین ہو جاتے ہیں۔ اس لیے کہ جس شخص کا شریک سفر راستے میں فوت ہو جائے اور اس کے علاوہ کوئی دوسرا آدمی موجود نہیں تو اس پر اس کے غسل، تجہیز اور تعین کا انتظام کرنا فرض عین ہو جاتا ہے۔“

بیسویں صدی عیسوی کے پہلے ربع میں خلافت عثمانیہ کے سقوط کے بعد سے آج تک نظام خلافت معطل ہے اور خلیفہ کا تقرر نہیں ہو سکا ہے۔ مذکورہ بالا کی روشنی میں نظام خلافت کا احیاء اور خلیفہ کا تقرر اس وقت سے آج تک فرض عین ہے جس کا جلد از جلد ادا کرنا تمام مسلمانوں کے ذمہ باقی ہے۔ (عصر حاضر میں ملحدین کا نبوی طریق کار مولانا محمد زاہد اقبال)

اس شمارے میں

امیر تنظیم اسلامی کا پیغام

بتائے پاکستان: نفاذ عدل اسلام

PDM کی 16 ماہی حکومت

رجوع الی القرآن کو بڑی اختتامی تقریب

ظاہر میں تو آزادی ہے۔۔۔

عمران خان کی گرفتاری اور
پاکستانی سیاست کا مستقبل



قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوکَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْیَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْا اَعْزَّةَ اَهْلِهَا اَذَلَّةً وَكَذٰلِكَ یَفْعَلُوْنَ ﴿۳۴﴾

آیت 34: ﴿قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوکَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْیَةً اَفْسَدُوْهَا﴾ ”اُس نے کہا کہ بادشاہ جب کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو اس

میں فساد برپا کر دیتے ہیں“

اس نازک موقع پر ملکہ نے بڑی دانش مندانہ بات کی کہ بادشاہوں کا ہمیشہ سے ہی دستور رہا ہے کہ وہ جس شہر یا علاقے کو فتح کرتے ہیں اسے برباد کر کے رکھ دیتے ہیں۔

﴿وَجَعَلُوْا اَعْزَّةَ اَهْلِهَا اَذَلَّةً وَكَذٰلِكَ یَفْعَلُوْنَ﴾ ”اور اس کے معزز لوگوں کو ذلیل کر دیتے ہیں اور وہ ایسے ہی

کرتے ہیں۔“

ملکہ کی یہ بات بھی بہت اہم اور حقیقت پر مبنی ہے۔ علامہ اقبال نے اپنی نظم ”حضر راہ“ کے ذیلی عنوان ”سلطنت“ کے تحت جو فلسفہ بیان کیا ہے اس کا مرکزی خیال انہوں نے اسی آیت سے اخذ کیا ہے اور پہلے شعر میں اس آیت سے تلمیح بھی استعمال کی ہے۔ نظم کا آغاز یوں ہوتا ہے:

آبتاؤں تجھ کو رمز آئے اِنَّ الْمُلُوکَ
سلطنت اقوامِ غالب کی ہے اک جادوگری
خواب سے بیدار ہوتا ہے ذرا محکوم اگر
پھر سلا دیتی ہے اُس کو حکمران کی ساحری!

بر عظیم پاک و ہند میں مسلمانوں کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوا۔ یہاں مسلمان حکمران تھے جبکہ ہندو اُن کے محکوم تھے۔ انگریزوں کے اقتدار پر قبضہ کرنے سے ہندوؤں کو تو کچھ خاص فرق نہ پڑا اُن کے تو صرف حکمران تبدیل ہوئے، پہلے وہ مسلمانوں کے غلام تھے اب انگریزوں کے غلام بن گئے، لیکن مسلمان تو گویا آسمان سے زمین پر پھینچ دیے گئے۔ وہ حاکم سے محکوم بن گئے۔ اب اگر انگریزوں کو کچھ خطرہ تھا تو مسلمانوں سے تھا۔ انہیں خدشہ تھا کہ مسلمان اپنا کھویا ہوا اقتدار دوبارہ حاصل کرنے کے لیے ضرور کوشش کریں گے۔ چنانچہ انہوں نے مسلمانوں کی مملکت بغاوت کی پیش بندی کے لیے انہیں ہر طرح سے دبانے کی کوشش کی۔ اس سلسلے میں انہوں نے یہ طریقہ اپنایا کہ معاشرے کے گھٹیا لوگوں کو تو خطابات اور جاگیروں سے نواز کر اعلیٰ مناصب پر بٹھا دیا اور ان کے مقابلے میں معززین اور شرفاء کو ہر طرح سے ذلیل و رسوا کیا۔ ایسے تمام جاگیردار انگریزوں کا حق نمک ادا کرتے ہوئے اپنی قوم کے مفادات کے خلاف اپنے آقاؤں کی معاونت میں ہمیشہ پیش پیش رہتے۔

یہی حکمت عملی مصر میں فرعون نے بھی اپنائی تھی۔ اس نے بھی بنی اسرائیل میں سے کچھ لوگوں کو اپنے دربار میں جگہ دے رکھی تھی۔ یہ مراعات یافتہ لوگ فرعون کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اپنی قوم کی مخبری کرتے اور اپنے ہی بھائی ہندوں کے خلاف فرعون کے معاون و مددگار بنتے۔



ظلم قیامت کے دن اندھیروں کا باعث



عن ابن عمر رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: ((الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ یَّوْمَ الْقِیَامَةِ)) (بخاری و مسلم)
سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ظلم قیامت کے روز بہت سی تاریکیوں اور اندھیروں کا باعث ہے۔“
تشریح: اس حدیث میں خبردار کیا گیا ہے کہ جو شخص اس دنیا میں ظلم کرے گا وہ قیامت کے روز بہت سے اندھیروں میں بھٹکتا پھرے گا۔ اور یہ ظلم اپنی تمام اقسام پر مشتمل ہے خواہ جان پر ہو، مال میں ہو، کسی کی عزت آبرو پر ہو، حقوق اللہ میں ہو یا حقوق العباد میں حرام ہے۔

ندائے خلافت

تخلافت کی بنا اور قیام میں ہو پھر استوار
لاگین سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قالب جگر

تنظیم اسلامی ترجمان نظام خلافت کاتب

بانی: اقتدار احمد مرحوم

4 جلد 10 تا 14 صفحہ المظفر 1445ھ
22 تا 28 اگست 2023ء شماره 32

مدیر مسئول حافظ عاکف سعید

مدیر ایوب بیگ مرزا

ادارتی معاون فرید اللہ مردوت

نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس ریلوے روڈ لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی

”دارالاسلام“ ملتان روڈ چوہنگ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800
فون: 78-35473375 (042)
E-Mail: markaz@tanzeem.org
مقام شاعت: 36-کے ماڈل ٹاؤن لاہور۔ 54700
فون: 35869501-03-گلس: 35834000
nk@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 20 روپے

سالانہ زر تعاون

اندرون ملک 800 روپے
بیرون پاکستان

امریکہ: کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (14300 روپے)
اطلیا، یورپ، ایشیا امریقہ وغیرہ (10800 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن کے عنوان سے ارسال
کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے

Email: maktaba@tanzeem.org

”ادارہ“ کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء
سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

PDM کی 16 ماہ کی حکومت

اقتصادی جائزہ بلا تبصرہ

16 ماہ بعد	16 ماہ قبل	
273 روپے	149 روپے	1 پیٹرول کی قیمت (فی لیٹر)
35 روپے	18 روپے	2 بجلی فی یونٹ
150 فیصد اضافہ		3 قدرتی گیس کی قیمت
285-300 روپے	178 روپے	4 ڈالر
28 فیصد	13.4 فیصد	5 افراط زر
22 فیصد	9 فیصد	6 شرح سود (پالیسی ریٹ)
62.9 کھرب روپے (18.5 کھرب روپے یعنی 42 فیصد اضافہ)	44.4 کھرب روپے	7 سرکاری قرضے
13 فیصد کمی		8 ترسیلات زر
14 فیصد کمی		9 برآمدات
77 فیصد کمی		10 غیر ملکی سرمایہ کاری
0.29 فیصد	6.1 فیصد	11 شرح نمو
1.55 فیصد	4.4 فیصد	12 زراعت میں شرح افزائش
0.86 فیصد	6.2 فیصد	13 سروسز سیکٹر میں شرح افزائش
2.94 فیصد	7.2 فیصد	14 صنعتی شرح افزائش

اعداد و شمار 10 اپریل 2022ء تا 09 اگست 2023ء

ہم نے PDM کی 16 ماہ کی حکومت کا جو اقتصادی نقشہ آپ کے سامنے پیش کیا ہے، یعنی جب وہ برسر اقتدار آئے تو اقتصادی اعداد و شمار کیا تھے اور اب ان کی حکومت کے اختتام پر کیا صورت حال ہے۔ اس کے بعد ہم نہیں سمجھتے کہ ہماری طرف سے کسی قسم کے تبصرے کی ضرورت ہے۔ قارئین خود ہی آسانی سے ان کی حکومت کی کارکردگی کو سمجھ لیں گے۔ البتہ سیاسی اور اجتماعی زندگی کے دوسرے پہلوؤں کے حوالے سے ہم ان کی 16 ماہ کی حکومت پر اپنی رائے کا اظہار ضرور کریں گے۔ اس تحریر سے پہلے ہم نے بڑی سنجیدگی اور دیا بنداری سے غور و خوض کیا اور چاہا کہ بات ان کی کسی کارکردگی کی تعریف اور تحسین سے شروع کی جائے اور اس کے بعد ناقدانہ تبصرہ کیا جائے لیکن یقین کیجئے کہ انتہائی مغز ماری کے بعد بھی ہم ایک قابل تعریف نکتہ بھی ایسا نہ ڈھونڈ سکے جس سے یہ معلوم ہو کہ گزشتہ سولہ ماہ میں فلاں ملکی یا قومی سطح پر اچھایا

مفید کام ہوا۔ خود سابق وزیر اعظم میاں شہباز شریف ایک ہی اچھے کام کا ذکر کیا کرتے تھے اور وہ یہ تھا کہ ہم نے ملک کو ڈیفالٹ ہونے سے بچا لیا۔ حالانکہ اُن کی حکومت کا جب آغاز ہوا تو زرمبادلہ کے ذخائر 18 ارب ڈالر تھے اور پھر اُن کی حکومت میں وہ وقت بھی آیا کہ یہ ذخائر کم ہوتے ہوتے ساڑھے تین ارب ڈالر رہ گئے۔

سوال یہ ہے کہ ڈیفالٹ کی طرف ملک کو لے کر کون گیا تھا لہذا یہ انتہائی مضحکہ خیز دعویٰ ہے کہ ہم نے ملک کو ڈیفالٹ ہونے سے بچا لیا۔ ہم یہاں یہ بات نوٹ کر دیتے ہیں کہ ہمیں اعلانیہ طور پر ڈیفالٹ قرار دینا امریکہ کی صوابدید پر ہے۔ وہ ہم پر کسی وقت بھی ڈیفالٹ کا ٹھپہ لگو سکتا ہے۔ آخر کیوں PDM کی حکومت نے امریکہ کے ساتھ سکیورٹی کا وہ معاہدہ renew کر لیا ہے جو قریباً 2020ء سے معلق تھا، جس کی ایک شق کے مطابق پاکستان اور امریکہ ایک دوسرے کے اڈے استعمال کر سکتے ہیں۔ ظاہر ہے وقت پڑنے پر امریکہ ہی ہمارے اڈے استعمال کرے گا۔ بات خارجہ پالیسی پر چل پڑی ہے تو یہ بھی عرض کرتے چلیں کہ پاکستان پر الزام ہے کہ روس کے مخالف ملک یوکرین کو پاکستان کے راستے اسلحہ بھجواتے ہیں۔ پہلی بار یوکرین کے وزیر خارجہ نے پاکستان کا دورہ کیا جس کی پریس کانفرنس سے روسی صحافی کو نکال دیا گیا۔ پاکستان کے وزیر خارجہ بلاول بھٹو نے اپنے غیر ملکی دوروں پر خزانے سے اربوں روپے خرچ کیے جن میں امریکہ کے کئی سرکاری اور غیر سرکاری دورے شامل تھے۔ لیکن برادر ملک افغانستان جو ہمسایہ بھی ہے جس کے ساتھ ہمارے مسائل روز بروز سنگین ہو رہے تھے، وہاں کا ایک دورہ بھی نہیں کیا۔

حال ہی میں امریکہ کی طرف سے پاکستان کو یقین دہانی کروائی گئی ہے کہ وہ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پاکستان کی مدد کرے گا اور پاکستان کو جدید اسلحہ بھی دے گا اللہ خیر کرے۔ اللہ پاکستان کو اپنی امان میں رکھے۔ کیا امریکہ سے پوچھنے کی جرأت کی جاسکتی ہے کہ پاکستان میں دہشت گردی کرواتا کون ہے؟ PDM کی حکومت نے سابقہ حکومت پر الزام لگایا ہے کہ اُس نے ذاتی سیاسی مفاد حاصل کرنے کے لیے امریکہ سے تعلقات بگاڑ لیے تھے۔ یقیناً کسی بھی ملک سے تعلقات بگاڑنا خاص طور پر عالمی قوت سے بگاڑ پیدا کرنا حماقت ہے، نقصان دہ ہے، لیکن PDM تو اس کی وجہ سانسفر بتاتی تھی کہ سانسفر کا جھوٹا افسانہ عمران خان نے گھڑ لیا تھا جبکہ امریکہ ہی کے اخبار intercept نے سانسفر کو ایک حقیقت بتا کر P.T.I حکومت کے موقف کی تصدیق کر دی ہے۔

بہر حال PDM حکومت نے تو تعلقات سنوارنے کی آڑ میں امریکی غلامی کا قلابہ پھر قوم کے گلے میں ڈال دیا ہے۔ اللہ ہی جانتا ہے کہ اب ہم یہ قلابہ کب اور کیسے اپنے گلے سے اتار سکیں گے؟

داخلی سطح پر PDM کی سولہ ماہ کی کارکردگی اور مخالفین کے خلاف سیاسی انتقامی کارروائیاں پاکستان کی تاریخ پر ایسا سیاہ دھبہ ہیں جو شاید کبھی دھویا نہ جاسکے۔ پاکستان میں چار مارشل لاء لگے ہیں لیکن سیاسی مخالفین کے ساتھ ایسا خوف ناک سلوک کسی مارشل لاء میں بھی نہیں ہوا۔ ہزاروں سیاسی کارکنوں کو مقدمات قائم کیے بغیر جیلوں میں بند کیا گیا۔ جیلوں میں کارکنوں کو ایسی ایسی اذیتیں دی گئیں جن کی تفصیلات انتہائی درد ناک اور ناقابل بیان ہیں۔ لہذا انہیں پبلک کرنے پر میڈیا پر سخت ترین پابندیاں لگا دی گئیں۔ الیکٹرانک میڈیا پر اپوزیشن لیڈر کی تصویر دکھانے اور اُس کا نام لینے پر پابندی لگا دی گئی۔ مخالف جماعت کے سربراہ پر 180 سے زائد مقدمات دائر کیے گئے۔

اپوزیشن لیڈر عمران خان کو توشہ خانہ کیس میں عدالت نے سزا سنائی۔ اگر اعلیٰ عدالتیں بھی اس سزا کی توثیق کر دیں تو کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیے اور انہیں سزا بھگتنی ہوگی کیونکہ کوئی قانون سے بالاتر نہیں لیکن جن سیاسی لیڈروں نے توشہ خانہ سے ایسی اشیاء حاصل کیں جن کا لینا قانونی طور پر جائز ہی نہ تھا مثلاً آصف زرداری، نواز شریف اور یوسف رضا گیلانی نے توشہ خانہ سے گاڑیاں لیں جو قانون کی صریحاً خلاف ورزی ہے۔ اُس پر کوئی ایکشن نہیں ہوا۔ پھر یہ کہ ہائی کورٹ و اوپلا کتا رہا کہ 1990ء سے 2003ء تک توشہ خانہ کی فہرست بھی دی جائے لیکن عدالتی احکامات کو پاؤں تلے روندتے ہوئے وہ فہرست دینے سے آج تک گریز کیا جا رہا ہے۔ کیونکہ توشہ خانہ پر اصل ڈاکے تو اُس دور میں پڑے تھے۔ عدالتی احکامات کے پر نچے اڑائے گئے۔ کسی سیاسی رہنما کی عدالت ضمانت منظور کرتی تو جیل کے باہر پولیس اُسے کسی دوسرے مقدمہ میں گرفتار کر لیتی۔

PDM کے دور حکومت میں ہی وفاقی شرعی عدالت نے سود کے حرام ہونے کا ایک بار پھر فیصلہ دیا بعض دوستوں کو یہ غلط فہمی ہوگئی کہ کیونکہ اس حکومت میں JUI شامل ہے بلکہ PDM اتحاد کی قیادت، قائد جمعیت علماء اسلام کے ہاتھوں میں ہے لہذا اس فیصلہ پر لازماً عمل کیا جائے گا، لیکن جو ہوا وہ سب کے سامنے ہے۔ البتہ اس حوالہ سے شریف خاندان کی بدقسمتی ملاحظہ فرمائیں کہ دونوں مرتبہ انہوں نے ہی اللہ سے جنگ بند کرنے کے فیصلہ کو چیلنج کیا۔



بقائے پاکستان: نفاذ عدل اسلام

(سورۃ الانفال کی آیات 26 تا 29 کی روشنی میں)



مسجد جامع القرآن قرآن اکیڈمی، کراچی میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے 11 اگست 2023ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

خطبہ مسنون اور تلاوت آیات کے بعد!

پاکستان 76 واں یوم آزادی منایا گیا یہ وہ مملکت ہے جس کو ہم نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر حاصل کیا۔ البتہ اس وقت زمینی حقائق یہ ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بے وفائی ہے اور انفرادی اور اجتماعی سطح پر اکثر و بیشتر اللہ کے احکامات کی مخالفت ہے۔ آج ہماری سیاست کا ستیاناں ہے۔ معیشت تباہ ہے۔ معاشرتی بگاڑ اپنے عروج پر ہے۔ ایک طرف اندرونی سطح پر سخت خلفشار ہے، عدالتیں، دشمنیاں، تعصبات اور نفرتیں انتہا پر ہیں اور دوسری طرف بیرونی قوتوں کے پریشرز ہیں، حالات یہ ہیں کہ لوگ اس مملکت کے نکلے کرنے کے لیے تیار بیٹھے ہیں۔

ان حالات میں تنظیم اسلامی نے 11 اگست تا 3 ستمبر 'بقائے پاکستان: نفاذ عدل اسلام' کے عنوان سے ایک ملک گیر مہم کا آغاز کیا ہے۔ چونکہ اب پاکستان کے استحکام ہی نہیں بلکہ بقا کا مسئلہ ہے۔ اس لیے تنظیم اسلامی کی اس مہم کا مقصد یہ ہے کہ اس عظیم نصب العین کی یاد دہانی کروائی جائے جس کے لیے اس ملک کو حاصل کیا گیا تھا کیونکہ یہ ملک جس نظریہ کی بنیاد پر قائم ہوا تھا اس کی بقا، سلامتی اور استحکام بھی اسی نظریہ کے نفاذ سے وابستہ ہے۔ موجودہ حالات میں پاکستان کی بقا، اور سلامتی کو جو خطرات لاحق ہیں اور جو عدم استحکام کی صورت حال ہے اس سے نکلنے کا واحد راستہ یہ ہے کہ اسلام جو عدل کا دین ہے اور سوشل جسٹس کا پورا سسٹم عطا کرتا ہے اس کے نفاذ کے لیے پیش قدمی کریں۔ اس حوالے سے تنظیم اسلامی کی اس آگاہی مہم میں خطبات جمعہ کا اہتمام ہوگا، گلی کوچوں میں جا کر بینڈ بلز

اور بروشرز کے ذریعے لوگوں تک بات کو پہنچایا جائے گا۔ علماء اور آئمہ مساجد تک اس بات کو پہنچایا جائے گا۔ پھر حکمرانوں اور مقتدر طبقات تک یہ پیغام پہنچایا جائے گا۔ اسی طرح عدالتوں کے ججز، اداروں کے سربراہان، میڈیا اینکر پرسنز، میڈیا باؤسز کے مالکان، صحافی برادری تک خطوط اور مختلف ذرائع سے پیغام کو پہنچانے کی کوشش کی جائے گی۔ اسی طریقے پر سیمینارز، ریلیاں، سوشل میڈیا، تمام میڈیاز کو استعمال کر کے اس سبق کو ہم عام کرنے کی کوشش کریں گے۔ ان شاء اللہ۔ اہل علم حضرات اور عوام الناس سے گزارش ہے کہ ہمارے اس کام میں ہمارے ساتھ تعاون کریں۔

مرتب: ابو ابراہیم

آج کے خطاب جمعہ میں بھی اسی حوالے سے کچھ تذکیری پہلوؤں کو اجاگر کرنا مقصود ہے۔ سورۃ الانفال میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”اور یاد کرو جبکہ تم تھوڑی تعداد میں تھے اور زمین میں دبا لیے گئے تھے، تمہیں اندیشہ تھا کہ لوگ تمہیں اچک لے جائیں گے، تو اللہ نے تمہیں پناہ کی جگہ دے دی اور تمہاری مدد کی اپنی خاص نصرت سے اور تمہیں بہتر میں پانچ روزہ رزق عطا کیا، تاکہ تم شکر ادا کرو۔“ (آیت: 26)

سورۃ الانفال کے اس مقام پر اللہ تعالیٰ نے ہجرت مدینہ اور مدینہ میں مسلمانوں پر اپنی نوازشات کا تذکرہ فرمایا ہے۔ استاد محترم ڈاکٹر اسرار احمد اس مقام کا ذکر کر کے فرماتے تھے کہ ان آیات میں گویا پاکستانی قوم سے بھی خطاب ہو رہا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ

ہجرت مدینہ کے بعد تاریخ کی سب سے بڑی ہجرت قیام پاکستان کے موقع پر ہوئی اور یہ ہجرت بھی اسلام کے لیے تھی۔ مکہ میں جس طرح مسلمان تھوڑے تھے، ان پر مظالم کے پہاڑ توڑے جا رہے تھے، اندیشہ تھا کہ انہیں دبا لیا جائے گا، چنانچہ اللہ نے انہیں یشرب میں ٹھکانہ عطا کر دیا، اسی طرح ہندوستان میں مسلمان تھوڑے تھے، ہندو اکثریت میں تھے، انگریز کی غلامی تھی۔ اگر انگریز چلا بھی جاتا تو ہندو اکثریت ہمیں مٹا کر رکھ دیتی۔ اللہ نے ہمیں اس ڈہری غلامی سے نجات دی اور ایک خطہ عطا کیا۔ ہندو لیڈر کہتے تھے کہ پاکستان ہماری لاشوں پر بنے گا لیکن اللہ نے بنا کر دیا۔ رمضان کی ستائیسویں شب اللہ نے یہ ملک عطا کیا۔ یہی وہ شب مبارک تھی جب اللہ نے قرآن کو بھی نازل کیا تھا۔ 157 مسلم ممالک میں سے کسی ملک نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ وہ اسلام کے نام پر قائم ہوا۔ ہم نے صرف یہ دعویٰ کیا تھا اور اللہ نے اپنے نام پر ہمیں پاکستان عطا کیا۔ کوئی ملک نسل کی بنیاد پر بنتا ہے، کوئی زبان کی بنیاد پر، کوئی خطہ کی بنیاد پر کوئی تاریخ کی بنیاد پر۔ یہاں نسل ایک، نذران ایک، نہ خطہ ایک، نہ تاریخ ایک، ہر قوم کی ایک تاریخ ہوتی ہے مگر پاکستان نام کو کوئی ملک تاریخ میں موجود نہیں تھا۔ پاکستان بنا صرف کلمہ کی بنیاد پر، ہمارا کلمہ ہی ہمارا نظریہ ہے۔ اس نظریہ کو مضبوط کریں گے تو ملک بچے گا۔ نظریہ مضبوط نہیں کیا، تعصب ابھر آیا اور 1971ء میں آدھا ملک کھود یا۔ زبان کی بنیاد پر بنگلہ دیش وجود میں آ گیا۔ نظریہ ہی باقی ماندہ ملک کو بھی قائم رکھ سکتا ہے، کوئی سمجھتا ہے کہ ہمارے پاس طاقت ہے، ایٹمی صلاحیت ہے تو وہ سوویت یونین کا انجام دیکھ لے۔ جب

انہوں نے نظریہ کو چھوڑا تو ایسی صلاحیت بھی کام نہ آئی اور سوویت یونین فتن ہو گیا۔ ہم بھی اگر نظریہ کو مضبوط نہیں کریں گے تو تحریکیں اٹھیں گی کوئی رنگ کی بنیاد پر، کوئی نسل کی بنیاد پر، کوئی زبان کی بنیاد پر۔

مدینہ میں جب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو طہ کا نہ عطا فرمایا، رزق عطا فرمایا اور اپنی نصرت سے تائید فرمائی تو مسلمانوں نے قوی اور عملی طور پر تشکر ادا کیا اور اللہ کے دین کے غلبہ کے لیے اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔ 259 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں جانیں پیش کی ہیں۔ پھر جب دین جزیرہ نما عرب پر غالب ہو گیا تو اس کے بعد بھی مؤمنین کی جماعت نے امانت کا حق ادا کیا ہے اور صرف جنگ یمامہ میں 1200 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہید ہوئے ہیں باقی تمام جنگوں کے اعداد و شمار اس کے علاوہ ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مشن انہوں نے جاری رکھا ہے جہاں تک وہ پہنچ سکتے تھے وہاں تک انہوں نے اللہ کے دین کو قائم کیا۔ یہاں تک کہ ایک روایت کے مطابق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے گھوڑے سمندر میں ڈال دیے اور عرض کیا یا اللہ! ہمارا جذبہ جہاد ختم نہیں ہوا تیری زمین ختم ہو گئی۔

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں انہوں نے امانت کا حق ادا کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بھی ایک سرزمین عطا فرمائی جہاں ہم آزاد ہیں اور ہمارے پاس پورا موقع تھا کہ ہم کم از کم پاکستان میں نفاذ اسلام کا اپنا وعدہ پورا کرتے۔ چنانچہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اگلی آیات کا پیغام گویا میثرب کے مسلمانوں کے لیے نہیں بلکہ ہمارے لیے نازل ہوا ہے۔ فرمایا:

”اے اہل ایمان! مت خیانت کرو اللہ سے اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے اور نہ ہی اپنی (آپس کی) امانتوں میں خیانت کرو جانتے بوجھتے“ (الانفال: 27)

ہمیں خوب معلوم ہے کہ خیانت کسے کہتے ہیں، وعدہ خلافی کسے کہتے ہیں، فراڈ، دھوکہ اور جھوٹ کسے کہتے ہیں، کسی دوسرے کو پتا چلنے نہ چلے لیکن خود اپنا ضمیر اندر سے گواہی دے گا۔ ارشاد ہوتا ہے:

﴿بَلِ الْإِنْسَانِ عَلَىٰ نَفْسِهِ بِصِغِرَةٍ﴾ (القيامة۔) ”بلکہ انسان تو اپنے نفس کے احوال پر خود ہی خوب بصیرت رکھتا ہے۔“

پاکستان ہم نے اس وعدے پر حاصل کیا تھا کہ

یہاں نظام عدل قائم کریں گے۔ آج کی نوجوان نسل کو تو پتا بھی نہیں ہے کہ کیوں کہ اتنی قربانیاں دی گئیں، کس طرح ہمارے جوانوں کی گردنیں اڑائی گئیں، ہمارے بچوں کو ذبح کیا گیا، ہماری ماؤں بہنوں کی عصمتیں لوٹی گئیں، کس طرح اپنے گھر بار کو، جائیدادوں کو چھوڑ کر آئے، میں خود اس دادا کا پوتا ہوں جو اپنی جائیدادیں چھوڑ کر آئے۔ کیوں آئے؟ کیا سود کے نظام کے لیے؟ فحاشی و عریانی کے لیے؟ دجالی تہذیب کے لیے؟ بے پردگی و بے حیائی کے لیے؟ یہ سارا کچھ تو بھارت میں بھی موجود تھا، فلم انڈسٹری، شو بزز، ڈرامے، ناچ گانے کیا بھارت میں کم ہیں؟

مسلمانان ہند نے اتنی قربانیاں اللہ کے نام پر دی تھیں۔ ہم اس لیے آئے تھے کہ ”پاکستان کا مطلب کیا:

لا الہ الا اللہ“ کا نعرہ لگ رہا تھا۔ ایک ہجرت مدینہ میں ہوئی تھی اور ایک ہجرت ہم نے کی تھی۔ دونوں کا مقصد اسلام تھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تو امانت کی پاسداری کی، انہوں نے نہ صرف مدینہ میں بلکہ پورے عالم میں اسلام کو غالب کیا، لیکن ہم نے کیا کیا؟ 76 برس میں ہم نے اللہ سے بدعہدی، بددیانتی، بے وفائی اور غداری نہیں کی؟

اللہ حفاظت فرمائے ہم نے خیانت کی خدا کی قسم یہ آیات ہمارا ہی نقشہ کھینچ رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے:

﴿لَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ كِتَابًا فِيهِ ذِكْرُكُمْ أَفَلَا تَعْقِلُونَ﴾ (الانبیاء) ”(اے لوگو!) اب ہم نے تمہاری طرف یہ کتاب نازل کر دی ہے اس میں تمہارا ذکر ہے۔ تو کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے؟“

پریس ریلیز 18 اگست 2023ء

اقلیتوں کی جان، مال اور عزت کی حفاظت حکومت کی دینی اور قومی ذمہ داری ہے۔

شجاع الدین شیخ

اقلیتوں کی جان، مال اور عزت کی حفاظت حکومت کی دینی اور قومی ذمہ داری ہے۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے جڑا نوالہ میں عیسائی برادری کی املاک اور گر جا گھروں پر حملہ اور جلاؤ گھیراؤ کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا کہ اسلام میں اقلیتوں کی جان و مال اور عبادت گاہوں کی حفاظت کرنا حکومت کا فرض ہے۔ پھر یہ کہ ہمارا آئین بھی اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کی ضمانت دیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یقیناً قرآن پاک اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس مسلمانوں کے نزدیک ان کی جان، مال اور ہر شے پر مقدم ہے۔ انہوں نے کہا کہ درحقیقت یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ اگر ایسے گھٹاؤ نے فعل کا ارتکاب ہو تو انتظامی سطح پر شفاف اور غیر جانبدار تحقیق کر کے مجرم کو تعزیرات پاکستان کے مطابق قرار واقعی سزا دی جائے۔ انہوں نے کہا کہ بلوایوں کو ہرگز یہ اجازت نہیں دی جاسکتی کہ وہ قانون کو ہاتھ میں لے کر ملک کے شہریوں کی جان، مال اور عزت و آبرو پر حملہ کریں اور غیر مسلموں کی مقدمات کا جلاؤ گھیراؤ کریں۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ ضلعی اور صوبائی انتظامیہ نے نقص امن عامہ کے اس شرمناک واقعہ کی روک تھام کے لیے کوئی قدم کیوں نہیں اٹھایا۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ایک طرف قرآن پاک اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کے واقعہ میں ملوث ملزم کو قرار واقعہ سزا دی جائے اور دوسری طرف عیسائی برادری کے گر جا گھروں اور املاک کو نقصان پہنچانے کے ذمہ دار تمام افراد کو بھی سخت سزا دی جائے تاکہ آئندہ ایسے واقعات کو روکا جاسکے۔

(جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

ہم جانتے ہیں امانت صرف روپے پیسے کی نہیں ہوتی، یہ جان بھی میری نہیں ہے، یہ اللہ کی امانت ہے، میں نے اس کے متعلق جواب دینا ہے۔ حدیث میں ہے کہ بندے کے قدم روزِ محشر اٹھ نہیں پائیں گے جب تک وہ پانچ سوالوں کے جواب نہ دے دے۔ زندگی کہاں کھپانی، جوانی کہاں لگائی، مال کہاں سے کمایا، کہاں خرچ کیا، علم جو حاصل کیا اس پر کتنا عمل کیا۔ مال امانت ہے، اولاد امانت ہے، اختیار امانت ہے، ان سب کے بارے میں جواب دینا ہے۔ گھر کے سربراہ کو گھر کے سارے معاملات کے بارے میں جواب دینا ہوگا۔ جس کے پاس جو عہدہ ہے، اختیار ہے اس کے مطابق اس کو جواب دینا ہوگا۔ یہ قرآن اللہ کے رسول ﷺ مجھے اور آپ کو دے کر گئے، یہ امانت ہے، اس کو پڑھنا، سمجھنا، عمل کرنا اور اس کے نظام کو دنیا کے سامنے پیش کرنا اور دنیا کے سامنے اس کا نمونہ پیش کرنا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ محمد رسول اللہ ﷺ کا اسوہ ہمارے پاس امانت ہے۔ اسی طرح یہ ملک پاکستان بھی ہمارے پاس امانت ہے، کیوں امانت میں خیانت کرتے ہو، کیوں چند نکوں کی خاطر قوم کو لوٹتے ہو، بیچتے ہو؟ سورۃ الانفال کی اگلی آیت میں اللہ فرماتا ہے:

”اور جان لو کہ تمہارے اموال اور تمہاری اولاد فتنہ ہیں اور یہ کہ اللہ ہی کے پاس ہے بڑا اجر۔“ (الانفال: 28)

یہ مال اور اولاد دے کر تمہیں امتحان میں ڈالا ہے۔ ان کی محبت میں پڑ کر اللہ کے ساتھ بے وفائی نہ کرنا، اس کے پیغمبر ﷺ کے ساتھ بے وفائی نہ کرنا، بحیثیت پاکستانی قوم شروع شروع میں جذبہ بھی تھا اور جوش و خروش بھی تھا، قائد اعظم کا ویرن بڑا واضح تھا۔ انہوں نے اپنی وفات سے قبل واضح کہا تھا کہ اللہ کا شکر ہے کہ پاکستان بن گیا، میرا ایمان ہے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کا روحانی فیضان ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ خلافت راشدہ کو سامنے رکھتے ہوئے عہد حاضر کی اسلامی فلاحی ریاست دینا کے سامنے پیش کریں۔ اس کے بعد قرارداد مقاصد بھی پاس ہوگئی جس میں طے پا گیا کہ حاکمیت اللہ کی ہوگی، کتاب و سنت کی بالا دستی ہوگی۔ پھر تمام مکاتب فکر کے جوٹی کے علماء کے 22 نکات بھی سامنے آگئے کہ ان اصولوں پر اسلام کا نفاذ پاکستان میں ہو جائے سب کا اتفاق ہوگا۔ یعنی شروع میں اچھی پیش رفت ہوئی لیکن پھر ریورس لگ گیا۔ مال کی محبت، دنیا کی محبت میں کبھی امریکہ کے سامنے جھکے، کبھی چاناکا کے سامنے جھکے اور بیرونی اشاروں پر،

بیرونی بیرونی پراپریٹی سیاست، معیشت، معاشرت کا بیڑا غرق کر لیا۔ گزشتہ ایک حکومت نے ایک دن میں 33 بل پاس کر دیے اور بعد والی شہباز حکومت نے دو دن میں 54 بل پاس کر دیے۔ 54 بلوں کو گنتا مشکل ہے، پڑھے گا، کون؟ پڑھے گا تو رائے دے گا، بہت سوں کو سمجھ ہی نہیں آتا کیا لکھا ہے۔ یہ فرسودہ نظام ہم نے اپنے اوپر مسلط کر لیا ہے۔ ہر ایک کے سامنے جھکنے کو تیار مگر اللہ کے دین کے ساتھ غداری، ایک ہی سانس میں 33 بل پاس کرنے کا تمہارے پاس وقت ہے لیکن اللہ کا ایک حکم نافذ کرنے کے لیے تمہارے پاس وقت نہیں ہے۔ کیا آپ لوگوں نے مرنے کے بعد اللہ کے سامنے جواب نہیں دینا؟ کتنا بڑا ظلم کرتے ہو اپنے ساتھ، اپنی قوم کے ساتھ۔ شریعت کے نفاذ کے لیے کوئی سنجیدہ نہیں ہے۔ دو چار کام بڑے بڑے ہوئے۔ قادیانیوں کو فکرا قرار دینے والی بات بالکل ٹھیک ہے۔ علماء کا اتفاق رائے ہونا بالکل ٹھیک بات ہے۔ ضیاء الحق کے دور میں نصاب میں اسلامیات لازمی ہوئی اچھی بات ہے، وفاقی شرعی عدالت قائم ہوئی لیکن اس کے فیصلوں پر کوئی عمل درآمد نہیں ہے، اسلامی نظریاتی کونسل قائم ہوئی اس کو بھی غیر موثر بنا دیا گیا۔ دوسری طرف IMF کے سامنے گھٹنے ٹیک کر التجائیں کرتے ہیں کہ ہمیں ایک موقع دیجئے بس ہم آپ کی ساری شرائط ماننے کو تیار ہیں۔

جتنی جتنی بے وفائی اور غداری ہم نے اللہ کے ساتھ کی اتنا غیروں کی غلامی کے دلدل میں دھنستے چلے گئے۔ زیر مطالعہ آیات میں اللہ نے کیا فرمایا تھا:

”اور جان لو کہ تمہارے اموال اور تمہاری اولاد فتنہ ہیں۔“ (الانفال: 28)

اللہ کے نام پر، اسلام کے نام پر ملک لے کر وعدہ بھول گئے، خیانت کی اور پھر مال اور اولاد کے فتنوں میں مبتلا ہو گئے اور آزمائش میں ناکام ہو گئے۔ یاد رکھئے یہ آزمائش صرف طبقہ اشرافیہ کے لیے نہیں تھی بلکہ جو اپنے گھر بار میں، اپنی اولاد میں عدل نہیں کر رہے وہ بھی ظلم ہے، رشتہ داروں کے ساتھ عدل نہیں کر رہے تو یہ بھی ظلم ہے، ملازمین کے ساتھ عدل نہیں کر رہے تو یہ بھی ظلم ہے، اپنی سولہ آنے نوکری حلال نہیں کر رہے تو یہ بھی خیانت ہے۔ نیچے سے لے کر اوپر تک عدل ہوگا تو ہماری بقاء، بحیثیت قوم ممکن ہوگی۔ اسی لیے ہم نے مہم کا نام رکھا: بقاء پاکستان: نفاذ عدل اسلام۔ پاکستان بنا اسلام

کے نام پر اور کوئی شے جو نہیں سکتی ہیں۔ ہم مختلف نسلوں، زبانوں، خطوں کے لوگ ہیں، خدا کی قسم! ہمیں گلے نہ جوڑا۔ اس گلے کے نفاذ کی طرف جائیں گے تو ملک بچے گا۔ اسلام اور پاکستان لازم و ملزوم ہیں۔ اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں۔ زیر مطالعہ آیات میں آفرے گا مایا:

”اور یہ کہ اللہ ہی کے پاس ہے بڑا اجر۔“ (الانفال: 28)

”اے اہل ایمان! اگر تم اللہ کے تقویٰ پر برقرار رہو گے تو وہ تمہارے لیے فرقان پیدا کر دے گا اور دور کر دے گا تم سے تمہاری برائیاں (کمزوریاں) اور تمہیں بخش دے گا۔ اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔“ (الانفال: 29)

ہجرت مدینہ کے بعد مسلمانوں نے امانت کی پوری پوری پاسداری کی تو اللہ نے بدر کے دن کو فرقان بنا دیا۔ حق کو فتح نصیب ہوئی اور باطل سرنگوں ہو گیا۔ قرآن بھی فرقان ہے۔ اگر ہم اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے والے بن جائیں، قرآن کو نافذ کرنے والے بن جائیں تو اللہ ہمارے لیے بھی فرقان پیدا کر دے گا۔ شریعت اگر پارلیمنٹ میں نافذ ہو تو پھر ظلم کے قوانین نہیں بنیں گے، عدل کا راستہ ہموار ہوگا۔ نا انصافی اور ظلم کی وجہ سے لوگ متنفر ہو رہے ہیں، شریعت کے تحت عدالتوں میں فیصلے ہوں گے تو منافرتیں نہیں پھیلیں گی۔ آج ہمارے لاکھوں نوجوان نشے کی لت میں مر رہے ہیں۔ ریپ کے کیسز بڑھ رہے ہیں، فحاشی اور بے حیائی اپنے عروج پر جا رہی ہے۔ تعلیمی اداروں میں شریعت نافذ ہوگی تو یہ بے پردگی نہیں چلے گی، نشہ نہیں چلے گا۔ شریعت میں بعض سزائیں فکسڈ ہیں، باقی تعزیرات ہیں۔ ظلم شدید تو سزا شدید، علی الاعلان سزا دو تو لاکھوں کو عبرت ملے گی اور ہمارے بچوں کی زندگیاں بچیں گی۔ اسی طرح نکاح کو آسان کریں گے تو زنا کے دروازے بند ہو جائیں گے۔ زنا کی سزاؤں کا نفاذ ہوگا تو ریپ کے کیسز نہیں ہوں گے۔ شریعت کا نفاذ ہوگا تو زکوٰۃ اور عشر کی وصولی ہوگی۔ جو معاش کی محنت میں کمزور رہ گئے ریاست ان کی کفالت کرے گی۔ عدل اسلام کے نفاذ کا مطلب صرف شرعی سزائیں نہیں ہیں بلکہ یہ عدل کا پورا ایک پیکیج ہے جس میں سپیل لوگوں کو انصاف اور سہولیات فراہم کی جائیں گی اور اس کے بعد جو جرم کرے گا تو اس کو سزا میں لیں گی۔ عدل کا نظام قائم ہوگا تو اللہ کا فضل نازل ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ آمین!



امیر تنظیم اسلامی کا پیغام

(مسئلہ اہم ہمارے پاکستان کا نفاذ عدل اسلام)

عزیز رفقاءے گرامی!

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام مختلف مواقع پر مہمات کا انعقاد کرتے ہیں۔ ایسی ایک بڑی مہم کا انعقاد ہم نے سالانہ سطح پر طے کیا ہے جو کہ عام طور پر ماہ اگست میں ہوگا۔ چنانچہ الحمد للہ مرکز میں مشورے کے بعد ہم نے طے کیا کہ اس سال 11 اگست سے اس مہم کا آغاز ہوگا اور 3 ستمبر 2023ء تک تقریباً تین ہفتوں تک یہ مہم چلے گی۔ اس مہم کا موضوع ہوگا: بقائے پاکستان: نفاذ عدل اسلام۔ پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا۔ 14 اگست کو ماہ رمضان کی 27 ویں شب میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے عطا فرمایا۔ آج ہم معاشی سطح پر تباہی، معاشرتی سطح پر بگاڑ اور سیاسی سطح پر بربادی دیکھتے ہیں۔ بنیادی وجہ یہ ہے کہ جس وعدے پر ہم نے اس ملک کو حاصل کیا، یعنی پاکستان کا مطلب کیا: لا الہ الا اللہ! اس کو ہم نے فراموش کیا۔ قیام پاکستان کے موقع پر توجہ دہاں تھے کہ اللہ! ہمیں ایک خطہ زمین عطا فرما جہاں ہم تیرے دین کا نفاذ کریں گے جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہو۔ ابتدا میں تھوڑی پیش رفت ہوئی۔ 1949ء میں قرارداد مقاصد پاس ہوگئی جس میں طے ہو گیا کہ حاکمیت اللہ تعالیٰ کی ہوگی اور قرآن و سنت کی بالادستی ہوگی۔ اس کے بعد تمام مکاتب فکر کے چوٹی کے 31 علماء نے 22 متفق علیہ نکات بھی پیش کر دیے کہ ان اصولوں کے مطابق اسلام کا نفاذ ہوگا تو سب اتفاق کریں گے۔ لیکن اس کے بعد ہم ریورس میں چلتے گئے، اکا دکا چند اقدامات کے سوا ہماری 76 برس کی تاریخ گواہی دے رہی ہے کہ ہم نے اللہ کے دین سے بے وفائی کی۔ ایسے حالات میں جب ملک مشکلات سے دوچار ہے، حالات دگرگوں ہیں، سیاسی طور پر سرپٹھول کا معاملہ، معاشی طور پر تباہی بربادی کا معاملہ، معاشرتی طور پر بگاڑ اپنی انتہا کو پہنچا ہوا ہے۔ شراب نوشی، جوا، نشہ، عورت کی عزت و توقیر کی پامالی وغیرہ ہر آئے دن یہ معاملات بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ اندرونی سطح پر منافرتیں، خلفشار اور تعصبات بڑھ رہے ہیں جس سے فائدہ اٹھا کر بیرونی قوتیں اس پاکستان کے ٹکڑے کرنے کے درپے ہیں۔ ایسے حالات میں ہماری ذمہ داری اور بڑھ جاتی ہے کہ ہم قوم کو اللہ کی طرف رجوع کی دعوت دیں۔ چنانچہ 11 اگست سے ”بقائے پاکستان: نفاذ عدل اسلام“ مہم کا آغاز ہو چکا ہے اور یہ 3 ستمبر 2023ء تک جاری رہے گی۔ اس دوران خطابات جمعہ، پریس ریلیز، سوشل میڈیا اور

دیگر ذرائع سے ہم اپنا پیغام پہنچانے کی کوشش کریں گے۔ ان شاء اللہ۔ اسی طرح اپنے رفقاء کے ذریعے تحریری مواد عوام و الناس تک پہنچانے کی کوشش کریں گے تاکہ ہم روز قیامت اپنے رب کے سامنے معذرت پیش کر سکیں کہ یارب! جب ظلم و ستم کا دور دورہ تھا، تیرا دین نافذ نہیں تھا اور حقوق پامال ہو رہے تھے، ایسے میں ہم نے قوم کو متوجہ کیا۔ بحیثیت مسلمان یہ ہماری ذمہ داری بھی ہے اور اتنا تو ہم کر سکتے ہیں کہ اگر ہاتھ سے منکرات کو روکنے کی طاقت نہیں رکھتے تو زبان سے روک سکتے ہیں۔

مجھے امید ہے کہ مرکز سے لے کر عام رفقاء تک، تمام رفقاءے تنظیم سب کے سب مل کر اس کام میں اپنا حصہ ڈالیں گے، وقت بھی لگائیں گے، مال کا اتفاق بھی کریں گے، اپنی صلاحیتوں کو کھپائیں گے۔ کیا عجب کہ ہماری محنتوں کے نتیجے میں لوگوں کے دل نرم ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت متوجہ ہو اور اسلام کے عادلانہ نظام کے قیام کی طرف پیش رفت کا معاملہ ہو سکے۔ نظام اسلام کا مطلب صرف چند سزاؤں کا نفاذ نہیں بلکہ اس کا اصل مقصد عدل و انصاف کا قیام ہے۔ شریعت کا نفاذ ہوگا تو معاشی اور سیاسی سطح پر ظلم و جبر اور استحصال کا خاتمہ ہوگا، معاشرتی بگاڑ، فحاشی، بے حیائی کا خاتمہ ہوگا، شریعت اگر پارلیمنٹ میں نافذ ہوگی تو پھر ظلم کے قوانین نہیں بنیں گے، عدل کا راستہ ہموار ہوگا تو یقیناً لوگوں کو جینے کا حق ملے گا، لوگوں کو ظلم سے نجات ملے گی اور جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کھلوا یا گیا: ﴿وَأَمْرٌ لِّأَعْدَائِكُمْ بَيْنَكُمْ﴾ (الشوریٰ: 15) ”اور مجھے حکم ہوا ہے کہ تم میں انصاف کرو۔“

یہ پیغام نہ مشن ہے۔ چنانچہ ہم نے مہم کا نام رکھا ہے: بقائے پاکستان: نفاذ عدل اسلام! یہ ملک بنا کلمہ کی بنیاد پر، جب زبان اوپر آگئی، بلکہ پیچھے چلا گیا، بلکہ دیش وجود میں آ گیا، ملک کے دو حصے ہو گئے۔ اسی طریقے پر اگر کلمہ پیچھے جائے گا اور اس کے تقاضوں پر عمل نہیں ہوگا تو پھر پاکستان کیسے بن سکتا ہے؟ اسلام جو انفرادی اور اجتماعی دونوں طرح کی زندگی کے لیے راہنمائی دیتا ہے، جب اس کا نظام نافذ ہوگا تو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں بھی متوجہ ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنا من و دھن اللہ کے دین کے نلچے کی جدوجہد میں لگائیں اور اس مہم میں بھی اپنا وقت، جان، مال اور صلاحیتوں کو کھپانے کی کوشش کریں۔ ان شاء اللہ! مرکز کی طرف سے بہت کچھ راہنمائی بھی آپ کو ملتی رہے گی۔ کوشش کریں کہ 11 اگست سے 3 ستمبر 2023ء تک بھرپور انداز میں اس مہم میں اپنا حصہ ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے لیے آسانی کا معاملہ فرمائے اور اپنی تائید عطا فرمائے۔ آمین!



نبی اکرم ﷺ نے صرف عدل کی دعوت کی تھی بلکہ عدل کا نظام بھی لایا اور اس کے ذریعے ہمیں پورے انسانیت کو فلاح بخشنا کی دعوت دی۔ عدل اور عدالت کی دعوت اور عدل کے نظام کو اپنانے کی دعوت تھی۔ (امام ابوحنیفہ)

اللہ تعالیٰ عدل کا حکم دیتا ہے اور ظلم سے روکتا ہے۔ (مولانا فضل سبحان)

صلوات اللہ علیہ وسلم کے بارے میں قرآن مجید میں جو احکام دیے ہیں

اگر ہم اپنے ملک کو مستحکم کرنا چاہتے ہیں تو اس میں شریعت اسلامی کو نافذ کرنا ہوگا۔ (مفتی منیب الرحمان)

قرآن و سنت کے مطابق عدل اور عدالت کی دعوت اور عدل کے نظام کو اپنانے کی دعوت تھی۔ (امام ابوحنیفہ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا دور خلافت سنہری دور اسی لیے کہلاتا ہے کہ انہوں نے اسلام کے عادلانہ نظام کو بدرجہ اتم قائم کیا۔ (شیخ ضیاء الرحمن المدنی)

رپورٹ سیمینار ”بقائے پاکستان -- نفاذ عدل اسلام“ زیر اہتمام تنظیم اسلامی پاکستان

نام پر قائم ہوا اور اسلام کے عطا کردہ عادلانہ نظام ہی میں پاکستان کی بقا و مضمر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو مہلت دی ہے اس سے بھر پور فائدہ اٹھائیں۔ ہمارا کامل ایمان ہے کہ اللہ ہی ہمارا حقیقی سہارا ہے اس کے سوا تمام سہارے دجل و فریب ہیں جو ہماری ہلاکت کا باعث بنیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح فیصلہ کرنے اور پھر اس پر استقامت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

مولانا فضل سبحان: (ڈائریکٹر احصاء راولپنڈی): اللہ تعالیٰ عدل کا حکم دیتا ہے اور ظلم سے روکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارض پاکستان ہمیں رمضان المبارک کی 27 ویں شب کو عطا کی جو نزول قرآن کی بھی بابرکت گھڑیاں ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ قیام پاکستان عالم اسلام کے لیے کسی نعمت سے کم نہیں تھا۔ ہمارے لیے سب سے ضروری قرآن پاک کے ساتھ وابستگی قائم کرنا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس قرآن کی وجہ سے قوموں کو عروج و زوال عطا فرمائے گا۔ علامہ اقبال کے نزدیک بھی ہماری ذلت و رسوائی کی وجہ تارک قرآن ہونا تھی۔ پاکستان کے دشمن ہماری نظریاتی اور جغرافیائی سرحدوں کو کمزور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ قرآن و سنت کی تعلیم سے نوجوان نسل کا شعور بیدار کرنے کی ضرورت ہے۔

شیخ ضیاء الرحمن المدنی: (ریس و مدیر جامعہ ابی بکر الاسلامیہ): حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا دور خلافت سنہری دور اسی لیے کہلاتا ہے کہ انہوں نے اسلام کے عادلانہ نظام کو بدرجہ اتم قائم کیا۔ عدل صرف سیاسی سطح پر ہی نہیں بلکہ معاملات میں بھی درکار ہے۔ اپنی ذات، گھر، محلے، مدارس، تنظیم ہر سطح پر عدل کی ضرورت ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بچھڑی تو میں اسی لیے ہلاک ہوئیں کہ اگر کوئی عام فرد ظلم کرتا تو اسے سزا دی جاتی اور کوئی باظلم کرتا تو اسے چھوڑ دیا جاتا۔ ہمیں ہر صورت میں عدل کی گواہی دینی ہے چاہے وہ گواہی ہمارے خلاف ہی کیوں نہ جاتی ہو۔ اگر ہمیں روزِ محشر کی چڑکنا پختہ یقین ہوگا تو ہم ہر سطح پر عدل کریں گے۔ اللہ ہمیں آخرت کا خوف

رہنے والوں کی زبانیں، رنگ اور ذہن سب مختلف ہونے کے باوجود مکہ کی بنیاد پر ہم ایک ہو گئے۔ مسلمانان ہند کی زبان پر گلہ چلا تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں الگ خطہ زمین سے نواز دیا لیکن آج صرف زبان پر گلہ ہونے سے اللہ کی نصرت نہیں آئے گی۔ بلکہ ہم غالب تب ہی رہیں گے جب حقیقی ایمان والے ہوں گے۔ آج قلبی ایمان کی ضرورت ہے۔ پڑوسی ملک افغانستان میں اللہ والوں نے اللہ پر توکل کیا تو اللہ نے ان کی نصرت فرمائی۔ آج ہماری قوم کو بھی ایسے

مرتب: وقار احمد محمد سہیل

ہی ایمانی جذبے کی ضرورت ہے۔ پارلیمان سے کتنے بل پاس ہو رہے ہیں لیکن نفاذ شریعت کے لیے کوئی بل پاس نہیں ہوا۔ قوت رکھنے والوں نے ہر جگہ اپنے مفاد کے لیے قوت استعمال کی لیکن شریعت کے لیے نہیں کی۔ انہوں نے پاکستان میں نظام کی تبدیلی کے لیے انقلاب نبوی ﷺ کی وضاحت فرمائی اور بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کے پیش کردہ منہج انقلاب نبوی ﷺ کا مختصر خاکہ سامنے رکھا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں پرامن، منظم اور غیر مسلح تحریک کے ذریعہ پاکستان میں اسلامی انقلاب برپا کرنے کی جدوجہد کرنا ہوگی۔ انتخابی سیاست کے راستے نظام چل سکتا ہے لیکن بدل نہیں سکتا۔ انھوں نے کہا کہ ہم مختلف قسم کے نظام اور طرز ہائے حکومت اپنا کر 76 سال سے ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔ پاکستان میں نفاذ عدل اسلام ہمارے ایمان کا تقاضا ہے پھر یہ کہ موجودہ حالات کا منطقی اور عقلی تقاضا بھی اس کے سوا نہیں ہے کہ ہم اپنی اصل کی طرف لوٹیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ملک میں موجود ظلم و تزویر کی فضا اور سیاسی و طبقاتی کشمکش کو ختم کیا جائے اور بقائے پاکستان کے لیے اسلام کے نظام عدل اجتماعی کو مملکت خداداد پاکستان میں نافذ کرنے میں مزید تاخیر نہ کریں۔ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان اسلام کے

14 اگست 2023ء بروز پیر شہر کراچی کے بین وسط واقع The Venue Banquet میں تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام ”بقائے پاکستان -- نفاذ عدل اسلام“ کے عنوان سے سیمینار کا آغاز صبح 10:00 بجے کیا گیا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض ڈاکٹر انوار علی (نائب امیر حلقہ کراچی وسطی) نے ادا کیے۔ ڈاکٹر انوار علی صاحب نے سب سے پہلے امیر تنظیم اسلامی شجاع الدین شیخ صاحب، معزز مقررین اور دیگر شرکاء کو خوش آمدید کہا۔ بعد ازاں سیمینار کی غرض و غایت کو واضح کرتے ہوئے کہا کہ بقائے پاکستان کے لیے عدل اسلام کا نفاذ ناگزیر ہے۔ مملکت خداداد پاکستان کے عوام و خواص کی توجہ اس اہم ذمہ داری کی طرف مبذول کروانے کے لیے تنظیم اسلامی 11 اگست تا 03 ستمبر 2023ء، پاکستان بھر میں ”بقائے پاکستان: نفاذ عدل اسلام“ مہم کا آغاز کر چکی ہے۔ یہ سیمینار بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ تلاوت قرآن حکیم کے لیے حافظ حدیفہ عبد الرحمان کو دعوت دی گئی جنہوں نے سورۃ الانفال کی آیات 24 تا 28 کی تلاوت اور ترجمہ سے حاضرین کو روحانی غذا فراہم کی۔ اس کے بعد نعت رسول مقبول ﷺ پیش کرنے کے لیے کورنگی شرقی تنظیم کے ملتزم رفیق حافظ ریان بن نعمان کو دعوت دی گئی جنہوں نے قاری محمد طیب صاحب کا خوبصورت کلام نبی اکرم ﷺ شیعہ اعظم دکنے دلوں کا پیام لے کر لائوش کراہیا اور اپنی دلوسوز اور روح پرور آواز کے ذریعہ سامعین کے دلوں کو گرما دیا۔ اس کے بعد سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے جن خیالات کا اظہار کیا ان کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

شجاع الدین شیخ: (امیر تنظیم اسلامی): پاکستان کی بقا اور سلامتی اسلام کے عطا کردہ نظام عدل اجتماعی کے نفاذ و قیام سے ہی ممکن ہے۔ انہوں نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے صرف عدل کی دعوت ہی نہیں دی بلکہ عادلانہ نظام کو بالفعل قائم کر کے دکھایا۔ پاکستان ایسا منفرد ملک ہے جہاں کے

ایوب بیگ مرزا: (مرکزی ناظم نشر و اشاعت تنظیم اسلامی): قائد اعظم محمد علی جناح کی 11 اگست 1947ء کی اس تقریر جس کا ہمارے ملک کا سیکولر لبرل دانشور ذوروشور سے حوالہ دیتا ہے اس کا ریکارڈ نہ ریڈیو پاکستان کے پاس موجود ہے اور نہ ہی بھارت کے ریڈیو کے پاس اس کی کوئی کاپی موجود ہے۔ اس تقریر کا سمیتہ متن نظریہ ضرورت کے بانی اور ضمیمہ سیکولر جٹس منیر نے فراہم کیا۔ پاکستانی نژاد برطانوی محققہ سلینہ کریم نے اپنی تحریر میں جسٹس منیر کی بددیانتی اور جھوٹ کی نقلی کھول کر رکھ دی۔ عدل اسلام کا بیچ روڈ ہے اگر اسلام سے عدل نکال دیا جائے تو کچھ نہیں بچتا۔ نفاذ عدل اسلام صرف حکومت یا کسی ایک جماعت کی ذمہ داری نہیں بلکہ یہ ایک ایسا فرض ہے جو ریاست کے ہر فرد پر عائد ہوتا ہے۔ ہمارے ملک کا حال یہ ہے کہ سپریم کورٹ فیصلہ دیتی ہے لیکن حکومت اور مقتدو قوتیں اس پر عمل درآمد کرنے سے صاف انکار کر دیتی ہیں۔ دوصوبوں میں غیر آئینی حکومتیں قائم ہیں۔ ہر شخص اپنی ذمہ داری اور کوشش کا مکلف ہے اگر ملک میں اسلامی نظام کا نفاذ ہو جائے لیکن ایک فرد کا اس جدوجہد میں کوئی حصہ نہ ہو تو وہ فرد ناقص تصور ہوگا۔ البتہ اگر ایک شخص نفاذ عدل اسلام کے لیے اپنا تان من دھن لگا دے لیکن پھر بھی اسلامی نظام قائم نہ ہو سکے تو وہ شخص کامیاب و کامران ٹھہرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اسی حوالے سے ہم سے سوال کرنا ہے لہذا ہمیں اس سوال کے جواب کی تیاری کرنا ہوگی۔

محمد حسین محنتی: (امیر جماعت اسلامی سندھ): قرار داد مقاصد کا پاس ہو جانا ایک بڑی سعادت کی بات تھی لیکن بد قسمتی سے اس قرار داد پر عمل درآمد نہیں کیا گیا۔ انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ آج ہم ایک اسلامی نظام حکومت کی بجائے سیکولر نظام حکومت کے تحت زندگی گزار رہے ہیں۔ دستور پاکستان پر عمل نہ کر کے پاکستان کے قیام کے بنیادی موقف سے انحراف کیا گیا۔ سود کے خلاف فیصلہ بھی آگیا لیکن حکومت میں شریک افراد کیونکہ اسلامی سوچ کے حامل نہیں اس لیے روڈ میپ تک نہیں بنا سکے کہ کس طرح اس ملک کو سود کی لعنت سے پاک کیا جائے۔ جو فرض لیے جارہے ہیں وہ حکمرانوں کی عیاشیوں پر خرچ ہو رہے ہیں۔ لہذا پاکستان میں ترقی اور خوشحالی صرف نظام کی تبدیلی کے ذریعہ ہی آسکتی ہے۔ جو بھی جماعتیں دین کے لیے جدوجہد کر رہی ہیں ہمیں ان کے ساتھ تعاون کرنا چاہیے۔ تنظیم اسلامی کی قرآن کی طرف رجوع کی تحریک بہت پڑاڑ ہے ہمیں اس کو مزید بڑھانے کی ضرورت ہے۔ پاکستان کی بقاء نفاذ عدل اسلام کے ذریعہ ہی ممکن ہے۔

مفتی منیب الرحمان: (صدر دارالعلوم نعیمیہ): (ویڈیو پیغام) اگر ہم اپنے ملک کو مستحکم کرنا چاہتے ہیں تو اس ملک میں شریعت اسلامی کو نافذ کرنا ہوگا۔ یہ وطن ہمیں کسی نے تحفہ میں نہیں دیا بلکہ اس کے حصول کے لیے ہمارے اکابرین کی بے شمار قربانیاں اور شہادتیں شامل ہیں۔ ہمیں آزادی کی جو قدر کرنی چاہیے تھی وہ نہ کر سکے۔ دفاع پاکستان کے لیے مسلح افواج کی قربانیوں کی قدر کرنی چاہیے۔ ہم نے عبد کیا تھا کہ اگر آزاد وطن ملا تو ہم اس میں نظام مصطفیٰ ﷺ کو نافذ کریں گے۔ ہم نے قرآن و سنت کی بالادستی کی دفعہ کو تو آئین میں شامل کر لیا لیکن اس پر عمل درآمد نہ کیا۔ اللہ ہمیں

نظر یہ پاکستان کی طرف لوٹنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! نماز ظہر کے وقت یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ اہل کراچی بڑی تعداد میں پروگرام میں شریک ہو کر کمال کیسوی کے ساتھ تین گھنٹے معزز و محترم مقررین کے خیالات سے مستفید ہوئے۔ ایک مختصراً اندازے کے مطابق اس سیمینار میں تقریباً 1800 حضرات نے شرکت کی۔ تنظیم اسلامی کے رفقہ نے اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لیے بھرپور محنت کی۔ رب کریم ان کی مساعی کو شرف قبولیت سے نوازے اور اصلاح احوال کا ذریعہ بنائے۔ آمین!



امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(3-9 اگست 2023ء)

جمعرات (03-اگست) کو مرکزی امرہ کے اجلاس میں شرکت کی۔ بعد نماز ظہر مرکز میں ایک خیافت میں شرکت کی۔ بعد ازاں شعبہ نظامت سے میٹنگ کی۔

جمعہ (04-اگست) کو "امیر سے ملاقات" کے پروگرام کی ریکارڈنگ کروائی۔ قرآن اکیڈمی لاہور میں اجتماع جمعہ سے خطاب فرمایا۔ بعد ازاں ناظم اعلیٰ کے ہمراہ حلقہ پنجاب پٹھوہار کے طے شدہ دورہ کے لیے تقریباً 06:30 بجے جہلم پہنچے۔ بعد نماز مغرب شاہین مارکی جہلم میں "اسلام اور پاکستان" کے موضوع پر تقریباً ایک گھنٹہ خطاب فرمایا، جس میں 200 مرد اور 25 خواتین نے شرکت کی۔

ہفتہ (05-اگست) کو صبح ناشتے پر ایک رفیق اور ایک حبیب سے ملاقات کی۔ بعد میں حبیب نے بیعت بھی کر لی۔ اس کے بعد میرپور، آزاد کشمیر جانا ہوا۔ وہاں بے نظیر میڈیکل کالج کے طلبہ و طالبات سے "قرآن کتاب ہدایت" کے موضوع پر خطاب کیا۔ سوال و جواب بھی ہوئے۔ 12:00 بجے میاں محمد بخش لاہوری ہال میں ڈاکٹر، پروفیسرز، وکلاء اور بیوروکریٹس سے ملاقات میں مختصر خطاب کیا اور سوالات کے جوابات دیئے۔ رفقہ کے علاوہ 160 احباب بھی شریک ہوئے۔ یہ پروگرام ڈیز گھنٹہ پر محیط رہا۔

شام کو چائے پر گوگرد خان میں چند تعلیم یافتہ اور ذمہ دار حضرات سے ملاقات کی۔ بعد نماز مغرب مقامی شادی ہال میں "اسلام اور پاکستان" کے موضوع پر انتہائی پرمغز خطاب فرمایا، جس میں 350 مرد اور 40 خواتین نے شرکت کی۔

اتوار (06-اگست) مقامی مسجد میں بعد نماز فجر مختصر درس قرآن ہوا۔ ناشتے پر ایک سابق رفیق سے ملاقات کی اور بعد ازاں بیعت کر کے تنظیم میں شمولیت اختیار کی۔ صبح 09:00 بجے جامع مسجد العابدین حلقہ کے رفقہ سے ملاقات کی۔ تعارف کے بعد سوال و جواب ہوئے۔ آخر میں مبتدی اور ملترم رفقہ کی بیعت کا اہتمام کیا گیا۔ پھر ذمہ داران سے نشست ہوئی۔ جو 02:30 بجے تک جاری رہی۔ حلقہ کے ناظم بیت المال کی عیادت کی۔ امیر حلقہ، نائب ناظم اعلیٰ اس دوران شریک رہے، 04:15 بجے کراچی کے لیے روانگی ہوئی۔

پیر و منگل (07-08-اگست) کو کراچی میں معمول کی مصروفیات تھیں۔

بدھ (09-اگست) کو اسلام آباد جانا ہوا۔ چیئرمین فیڈرل بورڈ (اسکول اور کالج) کے آفس میں ڈھائی سے 3 گھنٹے ذمہ داران سے ملاقات ہوئی۔ فیڈرل بورڈ کے امتحانات میں ترجمہ قرآن کے لازمی امتحان کے حوالے سے کچھ پیش رفت ہوئی ہے۔ فی الحال اسلامیات کے نصاب میں ترجمہ قرآن کا بڑا حصہ شامل ہو جائے گا۔ دوران گفتگو ایک قابل تشویش بات آئی کہ اسکولوں اور کالجز میں نشہ کے معاملات بہت بڑھ گئے ہیں۔ اس کے خلاف کوشش کرتے ہیں تو بڑے ہاتھ سامنے آجاتے ہیں۔ ساتویں سے نویں کلاسز کے بچے بھی اس میں ملوث پائے گئے ہیں۔ دیگر گوں صورت حال ہے۔

شام کو بزرگ رفیق کمانڈر شریف صاحب سے ملاقات کی۔ پھر کراچی واپسی ہوئی۔ نائب امیر سے تنظیمی امور کے حوالے سے آن لائن رابطہ رہا۔

پاکستان کا قیام ایک ویژن کے مطابق عمل میں آیا تھا لیکن اب ہم اپنا ویژن کھو چکے ہیں، ہمارے پاس نشانِ راہ باقی ہے اور نہ ہی زاویہ بچا ہے: رضاء الحق

یہ نظام عوام کو کوئی ریلیف نہیں دے سکتا بلکہ ان کے منہ کا نوالہ بھی چھین رہا ہے اور صرف وی آئی پی کلچر کو نوازا رہا ہے: قیوم نظامی

عمران خان کی گرفتاری اور پاکستانی سیاست کا مستقبل کے موضوع پر
حالات حاضرہ کے منفرد پروگرام ”زمانہ گواہ ہے“ میں معروف دانشوروں اور تجزیہ نگاروں کا اظہارِ خیال

میزبان: ذہیم احمد باجوہ

رضاء الحق: اگر ہم اپنی سیاسی تاریخ کے آثار چڑھاؤ دیکھیں تو چند چیزیں بڑی کھل کے سامنے آتی ہیں۔ نمبر ایک اسٹیبلشمنٹ کا رول شروع دن سے بہت اہم رہا ہے اور طاقت کا بنیادی مرکز بھی اسی کے پاس رہا ہے۔ اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارا جو بھی سیاستدان نیل میں جاتا ہے تو وہ ہیرو بن کر نکلتا ہے شاید ہمارے ہاں سیاسی کلچر ایسا ہی ہے۔ پچھلے تیس سالوں کے دوران کوئٹا کا کیس آیا، حدیبیہ پیپر مل، سوس اکاؤنٹس، سرائے محل، ایون فیلڈ، پانامہ، مینی لائڈرنگ جیسے کئی کیسز آئے اور اب توش خانہ، فارن فنڈنگ، القادر ٹرسٹ، نوٹس و قعات، جیسے کیسز ہیں لیکن ان کیسز پر یہ نہیں کہا جاسکتا ہے کہ کون سیاست میں رہے گا کون باہر ہوگا کیونکہ یہاں این آر او بھی ملتے ہیں، ملک سے باہر بھی لوگ رہتے ہیں، ایسا لگتا ہے کہ شاید وہ واپس نہ آسکیں لیکن پھر وہ واپس بھی آجاتے ہیں اور سیاست میں بھی آجاتے ہیں۔ کیونکہ یہاں وقت کے تقاضے بدل جاتے ہیں۔ جب طاقتور اداروں کو ضرورت محسوس ہوتی ہے تو وہ کسی کو لے آتے ہیں اور کسی کو باہر کر دیتے ہیں۔ چاہے کتنے ہی مقدمات کیوں نہ ہوں وہ ختم ہو جاتے ہیں۔ اب آپ دیکھیں کہ توش خانہ کو 1990ء سے اب تک تمام سیاسی جماعتوں کے قائدین نے لٹا لیا لیکن ان پر کوئی قانونی گرفت نہیں ہو رہی ہے۔ اس ساری صورتحال میں ہماری عدلیہ کا کردار وہ نہیں ہے جو ہونا چاہیے۔ عدلیہ آزادانہ طور پر فیصلے کرے اور جو مجرم ہے اس کو سزا دے اور جو مجرم نہیں ہے اس کو قید و بند سے نجات دلائے۔

سوال: نوٹس و قعات کے بعد پی ٹی آئی کی مرکزی

قوم کی ملکیت ہوتے ہیں۔ عمران خان نے اس حوالے سے عوام کی توقعات کو پورا نہیں کیا بلکہ انہوں نے توش خانہ سے تحفے لیے اور آگے بچ دیے۔ لہذا ان پر مقدمہ یہ ہے کہ انہوں نے ایکشن کمیشن میں جو اپنے اثاثے ڈیکلیریٹ کیے ان میں اس رقم کو شامل نہیں کیا جو توش خانہ کے تحائف بچ کر انہوں نے حاصل کی۔ بہر حال میں یہ سمجھتا ہوں کہ

مرتب: محمد رفیق چودھری

اس مقدمہ میں انتقام کا پہلو زیادہ ہے کیونکہ اتحادی جماعتوں کو لگتا ہے کہ تحریک انصاف جیت جائے گی لہذا اس کا راستہ روکنے کے لیے مختلف مقدمات بنائے جا رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس فیصلے میں قانونی تقاضے پورے نہیں کیے گئے کہ جو ریٹس right تھا پہلے تو الٹا کا شکار ہوتا رہا لیکن جب موقع آیا تو عمران خان کو دفاع کا موقع دئے بغیر فیصلہ دے دیا گیا۔

شاید نچرے چھٹیوں پر برطانیہ جانا تھا اس لیے اس نے جلدی میں فیصلہ سنا دیا۔ اس بنیاد پر اس فیصلے کو اسلام آباد ہائی کورٹ میں چیلنج بھی کیا گیا ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ عمران خان کو اس کیس میں کوئی ریلیف اس لیے مل جائے گا کہ عدالت نے قانون کے تقاضوں کو تکمیل تک نہیں پہنچایا جو پہنچانا چاہیے تھا۔

سوال: توش خانہ کیس کے علاوہ بھی القادر ٹرسٹ کیس، فارن فنڈنگ کیس، نوٹس و قعات کا کیس اور درجنوں دیگر کیسز بھی عمران خان کے خلاف ہیں جن کے فیصلے آنا بھی باقی ہیں۔ آپ کیا سمجھتے ہیں کہ یہ کیسز عمران خان کے سیاسی کردار کے خاتمے کا سبب بن سکتے ہیں؟

سوال: جیڑ میں تحریک انصاف عمران خان کو تین سال قید کی سزا اور پانچ سال کے لیے نااہلی کا سامنا ہے۔ کہا یہ جا رہا ہے کہ یہ کیس میرٹ کی بجائے سیاسی انتقام کا شاخسانہ ہے اور اعلیٰ عدالتوں میں اپیل کی صورت میں انہیں ریلیف بھی مل جائے گا۔ اس حوالے سے آپ کی کیا رائے ہے؟

قیوم نظامی: جب سے پاکستان بنا ہے توش خانہ موجود ہے اور اس کے بارے میں مختلف ادوار میں مختلف سکیڈلز سامنے آتے رہے ہیں۔ عمران خان صاحب نے ایکشن سے پہلے قوم سے وعدہ یہ کیا تھا کہ میں ایک با مقصد اور با معنی تبدیلی لاؤں گا اور میں ایک نیا پاکستان تشکیل دوں گا لہذا لوگوں نے ان کے اس نعرے سے متاثر ہو کر ان کو ووٹ دیا اور وہ وزیر اعظم بن گئے۔ لوگوں کو تو قعات تھیں کہ وہ گورنمنٹ کا کوئی بہتر ماڈل پیش کریں گے۔ توش خانہ کو ہمیشہ سے لوگ لوٹتے چلے آئے تھے۔ عمران خان سے توقع یہ تھی کہ وہ کوئی ایسی قانون سازی کریں گے کہ یہ لوٹ کھسوٹ کا سلسلہ ختم ہو جائے۔ لیکن وہ ایسا نہیں کر سکے۔ ہمارے ہمسایہ ملک کے وزیر اعظم زیندرد مودی نے میڈیا پر آ کر چیلنج کیا ہے کہ مجھے جو سوارب روپے کے تحائف ملے تھے، میں نے ان کی شفاف نیلامی کروائی ہے اور نیلامی کرانے کے بعد وہ 100 ارب روپے میں نے خواتین کی تعلیم کے لیے وقف کر دیے ہیں۔ عمران خان کو بھی اس حوالے سے قانون سازی کرنی چاہیے تھی۔ توش خانہ قوم کی امانت ہے، یہ کسی فرد کی ملکیت نہیں ہے۔ ہمارے دین کی بھی یہی پھرٹ ہے کہ حکمرانوں کو جو تحفے تحائف ملتے ہیں وہ ان کی ذاتی ملکیت نہیں ہوتے بلکہ وہ

قیادت یا توجیل میں ہے یا روپوش ہو چکی ہے یا پھر اپنا الگ سے ایک سیاسی سفر شروع کر چکی ہے۔ اس ساری صورتحال میں آپ ٹی ٹی آئی کے مستقبل کو کس نظر سے دیکھتے ہیں؟

قیوم نظامی: میرا خیال ہے کہ تحریک انصاف کو کافی مشکلات کا سامنا ہے۔ یہ بہت ہی افسوس ناک واقعات ہیں جنہوں نے اسٹیبلشمنٹ کو بھرپور موقع دیا ہے کہ وہ اس کو ہائی لائٹ کریں۔ بے شک عمران خان کا بائیس سال کا تجربہ ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ وہ ایک مجال میں پھنس گئے۔ میں پورے یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ان کی ایک سوچ تو تھی کہ اسٹیبلشمنٹ کے اوپر عوامی پریشر بڑھایا جائے۔ اس کے لیے انہوں نے جو طریقہ کار اختیار کیا کہ ان کی گرفتاری کو ریڈ لائن بنا دیا جائے یہ ان کی غلطی تھی کیونکہ گرفتاری کبھی بھی کسی سیاستدان کی ریڈ لائن نہیں ہوتی۔ سیاستدان تو خوشی سے گرفتار ہوتے ہیں اور جیلوں میں جاتے ہیں، پھر ہیرو بن کر باہر آتے ہیں۔ اس غلط فیصلے کی وجہ سے تحریک انصاف کو بہت گہرا چھوگا لگا ہے جس سے نکلنا میرا خیال ہے کہ بڑا مشکل ہو جائے گا کیونکہ اس کے بعد آپ دیکھیں کہ ان کا تنظیمی ڈھانچہ ٹوٹ گیا ہے۔ ان کی صوبائی باڈیز میں جو مرکزی لوگ تھے وہ بھی یا تو چھوڑ گئے ہیں، یا مفروز ہیں، یا پھر جیلوں میں ہیں اور عمران خان خود بھی جیل چلے گئے ہیں۔ جو باپولر سیاستدان ہوتے ہیں وہ پارٹی میں تنظیم سازی نہیں کراتے۔ ہمارے لیڈر تو اس حد تک محتاط ہوتے ہیں کہ اپنی پارٹیوں میں الیکشن نہیں کرتے۔ اس صورت میں جب پارٹی ایک ہی شخص کے گرد گھوم رہی ہوتی ہے اگر وہ شخص ادھر ادھر ہو جائے تو پارٹی ختم ہو جاتی ہے۔ ضیاء الحق کو ایجنسیوں نے پوری رپورٹ دی کہ اگر آپ بھٹو کو راستے سے ہٹادیں گے تو پیپلز پارٹی ختم ہو جائے گی۔ میں عینی شاہد ہوں کہ بھٹو کے بعد سوائے ایک دو کے باقی سب لیڈرز پیپلز پارٹی کو چھوڑ گئے تھے۔ لیکن بے نظیر نے دوبارہ پارٹی کو سنبھالا دیا نہیں تو وہ ختم ہو چکی تھی۔ کسی شخصیت کے ساتھ جڑی ہوئی سیاسی پارٹیاں جمہوری اصولوں کے مطابق نہیں چلتیں تو وہ ختم ہو جاتی ہیں۔ تحریک انصاف کے لوگ کہتے رہے کہ پارٹی میں الیکشن کروائیں لیکن عمران خان ملتے رہے۔ انہوں نے تحریک انصاف کو ایک ہجوم کی شکل میں رکھا۔ عمران خان کا ایک فین کلب تھا جب کال دیتے تھے لوگ آجاتے تھے۔ لیکن گرفتاری کے بعد

چونکہ پیچھے کوئی تنظیمی ڈھانچہ نہیں ہے اس لیے عمران خان کے لیے بہت مشکلات ہیں۔ حالیہ گرفتاری سے پہلے انہوں نے ویڈیو پیغام میں کہا تھا کہ سڑکوں پر نکلنا ہے، گھر میں نہیں بیٹھنا لیکن کوئی نہیں نکلا۔ صوابی میں جو لوگ پڑا سن انداز میں نکلے تھے انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ ایسی صورتحال میں تحریک انصاف کے لیے survive کرنا بڑا مشکل ہو گا۔ البتہ اگر اسٹیبلشمنٹ کی سوچ بدل جائے اور وہ سمجھیں کہ عمران خان کو واپس لانا ہے تو بات دوسری ہے۔

سوال: پاکستان کی 75 سالہ سیاسی تاریخ پر اگر ہم نظر ڈالیں تو سیاستدانوں اور اسٹیبلشمنٹ کے درمیان ہمیں نا اتفاقی اور کراؤ کی سی صورتحال ہی نظر آتی ہے۔ اس مسئلے کا مستقل حل کیا ہے؟

چند خاندانوں نے 75 سال سے عوام کو ایک شیطانی گھن چکر میں پھنسا یا ہوا ہے، عوام سسک سسک کر مر رہے ہیں اور ان کے خون پسینے کی مکائی سے چند خاندان عیاشیاں کر رہے ہیں۔

رضاء الحق: ہر ملک میں اسٹیبلشمنٹ کا کچھ نہ کچھ کردار ہوتا ہے۔ البتہ پاکستان چونکہ ایک سیکورٹی سٹیٹ ہے اس لیے یہاں اسٹیبلشمنٹ کا رول زیادہ ہے کیونکہ ہماری جغرافیائی پوزیشن ایسی ہے کہ یہاں عالمی قوتوں کی خصوصی نظر ہے۔ اس خطے میں امریکہ اور چائنا کے مفادات کا ٹکراؤ بھی ہے۔ بھارت امریکہ کا اتحادی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے ہاں سیاسی لیڈرشپ اتنی مضبوط نہیں ہے اور نہ ہی قانون کی عمل داری ہے۔ جبکہ جن ممالک نے ترقی کی ہے وہاں آئین سب سے بالاتر ہوتا ہے اور ہر ادارے کو پتا ہوتا ہے کہ اس کا دائرہ کار کیا ہے اور وہ اسی کے اندر رہ کر کام کرتا ہے۔ جبکہ ہمارے ہاں صورتحال مختلف ہے۔ جیسا کہ ہمارے وزیر خارجہ نے 16 ماہ سسٹم کا حصہ رہنے کے بعد قومی اسمبلی کے الوداعی اجلاس میں بیان دیا کہ ہم اداروں کو ان کے آئینی دائرہ کار کے اندر کام کرنے پر مجبور نہیں کر سکتے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہاں اداروں میں اپنے آئینی دائرہ کار سے تجاوز کا رجحان ہے۔ دوسری طرف روایتی سیاست کی بجائے موروثی سیاست نے جگہ لے لی ہے اس وجہ سے بھی اداروں کو

مداخلت کا موقع ملتا ہے۔ جب تک ہماری سیاستدان اور مقتدر حلقے اپنی حدود کے مطابق کام نہیں کریں گے تب تک اسٹیبلشمنٹ کا سیاست میں رول ختم نہیں کیا جاسکتا۔

سوال: مشترکہ مفادات کونسل نے نئی مردم شماری کے نتائج کی منظوری دے دی ہے۔ اس کے مطابق اب نئی حلقہ بندیوں ہوں گی اور پھر اس کے اعتبار سے نیا الیکشن ہوگا۔ اس صورتحال میں انتخابات وقت پر ہوتے نظر نہیں آ رہے۔ کیا آپ کے خیال میں 2023ء میں انتخابات کا انعقاد ممکن ہو پائے گا؟

قیوم نظامی: یہ جو فیصلہ انہوں نے کیا ہے اس میں دو نگران وزیر اعلیٰ شامل تھے۔ اب نگران وزرائے اعلیٰ تو صوبوں کی نمائندگی کے قانوناً ناجائز نہیں ہیں کیونکہ وہ منتخب ہو کر نہیں آئے۔ اس وجہ سے اس فیصلے کو چیلنج کرنے کے لیے تحریک انصاف عدالت میں جا رہی ہے۔ ان کا موقف ہے کہ اس فیصلے میں دو صوبوں کی نمائندگی نہیں تھی لہذا اس فیصلے کو کا عدم اثر قرار دیا جائے۔ اب تحریک انصاف کو اندازہ ہو گیا ہوگا کہ انہوں نے دو صوبوں میں اپنی حکومت گرا کر خود اپنے پاؤں پر کلباڑی ماری ہے۔ انہیں قومی اسمبلی کا بائیکاٹ ہی نہیں کرنا چاہیے۔ 140 ایم این ایز کو لے کر اسمبلی سے باہر آ جانا اور پھر دو بڑی صوبائی اسمبلیوں کو توڑنا غیر دانشمندانہ فیصلہ تھا۔ اسد عمر نے کہا بھی کہ ایسا نہ کریں بلکہ اس کی بجائے آپ لوکل باڈیز کے انتخابات کا اعلان کر دیں۔ اگر ایسا کرتے تو صورتحال تحریک انصاف کے کنٹرول میں ہوتی۔ مردم شماری کے نتائج کی منظوری کا ایک سیاسی پس منظر بھی ہے کہ میاں نواز شریف چاہتے ہیں کہ واپس آ کر وہ الیکشن کو lead کریں۔ وہ چوٹی بار وزیر اعظم بننے کا خواب دیکھ رہے ہیں۔ اس لیے وہ چاہتے ہیں کہ الیکشن اگلے سال مارچ تک چلے جائیں تاکہ ان کو اتنا موقع مل جائے کہ وہ اپنے کبیر ختم کروائیں اور اس قابل ہو جائیں کہ آکر انتخابی مہم چلا سکیں۔ ان کا خیال ہے اتنی دیر میں عمران خان کی مقبولیت کا گراف بھی مقدمات کی وجہ سے کافی نیچے آ جائے گا۔

سوال: سیاسی حالات و واقعات پر نظر دوڑائیں تو اگلے الیکشن میں کوئی بھی سیاسی پارٹی واضح اکثریت حاصل کرتی دکھائی نہیں دے رہی کہ اپنی حکومت بنا سکے۔ ان حالات میں آپ کیا سمجھتے ہیں کہ پاکستان کو ایک نئے چارٹر آف ڈیموکریسی کی ضرورت ہے؟

رضاء الحق: جو بلیو پرنٹ بنا ہوا ہے تو اس میں

divide and rule کی پالیسی کے تحت کسی ایک جماعت کو اکثریت دینا مقصود بھی نہیں ہے اور آپ دیکھ رہے ہیں کہ اس وقت استحکام پاکستان یا کسی دوسرے نام سے الیکٹیبیلز بھی ایک جگہ اکٹھے ہو رہے ہیں اور بے شمار دوسرے طریقے بھی ہیں جن کے ذریعے مینڈریٹ کو تقسیم کیا جائے گا۔ پی ٹی آئی نے ایک یا نعرہ دیا تھا کہ ہم نیا پاکستان بنائیں گے۔ مسلم لیگ اور پیپلز پارٹی کو عوام نے آزما لیا تھا۔ پی ٹی آئی کا دعویٰ تھا کہ یہ دونوں جماعتیں کرپٹ ہیں، ان کے لیڈر چور بھی ہیں ڈاکو بھی ہیں، سب کچھ ہیں، ہم کرپشن فری پاکستان بنائیں گے وغیرہ۔ لیکن حکومت میں آنے کے بعد پی ٹی آئی خاطر خواہ تبدیلی نہ لائے۔ گو یا پارٹ آف ڈیموکریسی کا معاملہ یہاں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ ہمیں تین چیزوں کی ضرورت ہے۔ (1) پہلے پارٹ آف مورٹلٹی طے کریں، یعنی رولز آف دی گیم طے کریں۔ (2) پارٹ آف جسٹس اینڈ فیئر پلے طے کریں۔ (3) پارٹ آف اکاؤنٹیبلٹی اور ریسپانسیبلٹی بنائیں۔ اگر آپ کے پاس اختیار ہے یا آپ کوئی عہدہ چاہتے ہیں تو اس کی جواب دہی بھی ہوگی۔ یہ کرنے کے بعد پھر آپ پارٹ آف ڈیموکریسی کی طرف جائیں۔ سیاسی جماعتیں سیاسی بنیاد پر بات چیت بھی کریں، مگر اپنے اصولوں پر اور آئین پر سمجھوتہ نہ کریں۔ اس کے بعد ان کی پوزیشن بنے گی۔ اس کے بعد وہ طاقتور کے سامنے کھڑے بھی ہو سکیں گی۔ اس کے بغیر پارٹ آف ڈیموکریسی کام نہیں کرے گا۔

سوال: شہباز حکومت نے رخصتی سے پہلے آخری چند دنوں میں قومی اسمبلی اور سینٹ میں غلطی میں درجنوں بل پاس کیے ہیں۔ اس تھوک کے حساب سے کی گئی قانون سازی کے پس پردہ مقاصد کیا ہیں؟

قیوم نظامی: ایک تو یہ چیز بالکل سامنے آگئی ہے کہ ہماری اسمبلیاں پانچ سال تو کام ہی نہیں کرتیں اور آخری دنوں میں بیرونی پریشر کی وجہ سے یا پھر پارٹی سپورٹرز اور سرمایہ داروں کی خوشنودی کے لیے تھوک کے حساب سے قانون سازی کی جاتی ہے جس کا عوام کے مفاد سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ حالیہ قانون سازی میں بھی آپ دیکھیں کہ یا تو آپس میں اقتدار کی بندر بانٹ کے حوالے سے قانون سازی کی گئی ہے یا پھر پارٹیوں کے سپورٹرز کے مفاد میں۔ ان میں دس بارہ پرائیویٹ یونیورسٹیز کے بل بھی شامل ہیں۔

ایک آدھ بل ان میں سے درست بھی ہو سکتا ہے لیکن دیکھ رہا ہوں کہ عام طور پر انہوں نے جو بل پاس کیے ہیں وہ مغربی ایجنڈے اور مغربی ذہنیت کے لوگوں کے پریشر میں کیے ہیں۔ کسی نے کوئی یونیورسٹی بنوائی ہے، کسی کا کچھ اور ایجنڈا ہے۔ سابق چیئرمین ایف بی آر شہزاد یڈی کہتے ہیں کہ میں نے ملتان کے ایک بڑے جاگیردار کو نوٹس بھیجا کہ تمہاری اتنی زیادہ انکم ہے اور تم نے کبھی ٹیکس نہیں دیا تو شاہ محمود قریشی کوئی 40 کے قریب ایم این اے لے کر میرے دفتر میں آگئے اور پریشر ڈالا کہ نوٹس واپس لیا جائے۔ یعنی ہمارے سیاستدان قومی مفاد کو پس پشت ڈال کر چلتے ہیں اور جو درجنوں کے حساب سے بل پاس ہوئے ہیں وہ بھی انتخابی مہم کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنے اپنے پارٹی سپورٹرز کو نواز گیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ ان میں سے زیادہ تر بل چیلنج ہو جائیں گے۔ یہ نظام عوام کو کوئی ریلیف نہیں دے سکتا بلکہ ان کے منہ کا نوالہ بھی چھین رہا ہے اور یہ نظام صرف وی آئی پی کلچر کو نوازنے کے لیے ہے۔ جس قدر مہنگائی ہو چکی ہے لوگ خود کشیاں کر رہے ہیں، لوگ کھانا کھائیں یا بجلی کے بل دیں۔ نوجوان یہ سارا کچھ دیکھ رہے ہیں اور ان کے اندر انقلاب کی چنگاری بھڑک رہی ہے۔ نوجوان اب اس نظام سے بے زار ہو چکے ہیں، وہ سمجھ گئے ہیں کہ چند خاندانوں نے 75 سال سے عوام کو ایک شیطانی گھن چکر میں پھنسا لیا ہوا ہے، جس میں عوام سسک سسک کر مر رہے ہیں اور ان کے خون پسینے کی مکائی سے چند خاندان عمالیاں کر رہے ہیں۔

سوال: آپ کیا سمجھتے ہیں کہ سینٹ میں اور قومی اسمبلی میں جو تھوک کے حساب سے بل پاس کیے گئے ہیں یہ لائنگ ٹرم میں جمہوریت کے لیے نقصان دہ ثابت نہیں ہوں گے؟

رضاء الحق: پی ڈی ایم حکومت نے آخری دنوں میں 54 بل پاس کیے۔ یہ قوانین جو پاس ہوئے ہیں وہ عوامی فائدے کے لیے نہیں بلکہ خود سیاستدانوں، سیاسی پارٹیوں اور طاقتور طبقوں کے فائدے کے لیے ہیں۔ کچھ بیرونی پریشر کے تحت پاس ہوئے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک بل چیئرمین سینٹ، ڈپٹی چیئرمین اور سینیٹرز کی مراعات بڑھانے کے حوالے سے ہے۔ ان میں آرمی اصلاحات، بل، آفیشل سیکرٹ ایکٹ، کنٹونمنٹس کے حوالے، بل، ڈی ایچ اے کے حوالے سے بلز ہیں۔ مجموعی

طور پر طاقتور طبقوں کی طاقت اور اختیارات کو مزید بڑھانے کے لیے یہ ساری قانون سازی کی گئی ہے جس کا عوامی مفاد سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس کے علاوہ عالمی مالیاتی اداروں کے ایجنڈے کی جھلک بھی آپ کو نظر آئے گی۔ اس میں پی آئی اے کی نجکاری بھی شامل ہے، ایک این ایل سی کے معاملے کا بل ہے یعنی قومی اثاثہ جات کو فروخت کرنے کے معاملات بھی شامل ہیں۔ اسی طرح ایکشن ایکٹ میں ترامیم کی گئی ہیں۔ جس میں ٹرانسپیریڈنٹ ریکارڈز کو اجازت دی گئی ہے کہ وہ ایکشن لا سکتے ہیں۔ حالانکہ ٹرانسپیریڈنٹ ایکٹ کے خلاف وفاقی شرعی عدالت فیصلہ بھی دے چکی ہے۔ پی ڈی ایم حکومت کے وزیر قانون نے کہا تھا کہ کوئی ایک این ایل سی میں چلی جائے گی تو وفاقی شرعی عدالت کا فیصلہ غیر موثر ہو جائے گا۔ لہذا صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ اس قانون سازی کے ذریعے مفادات کسی اور کے پورے ہو رہے ہیں۔ حالانکہ ہمارے آئین میں واضح طور پر ریاست کو اسلامیہ جمہوریہ پاکستان کہا گیا ہے، یہ کہ یہاں حاکمیت اعلیٰ اللہ تعالیٰ کی ہے اور قرآن و سنت کی بالادستی ہوگی، عوام کو اپنے نمائندوں کے انتخاب کا حق دیا گیا ہے۔ قانونی اور اخلاقی جواز مضبوط ہو گا تو پھر constitution پر عمل درآمد بھی ہوگا۔ پھر یہ کہ عدالتیں بھی اسی spirit میں کام کرتی ہیں اور پوری قوم بحیثیت مجموعی ایک direction کی طرف چلتی ہے۔ آج دنیا میں جو بھی قوم آگے بڑھ رہی ہیں ان کا قاعدہ ایک vision آپ کو دکھائی دیتا ہے، امریکہ ہے، چین ہے، بھارت ہے، ترکی ہے یہ سب ایک ویزن کے مطابق آگے بڑھ رہے ہیں۔ پاکستان کا قیام بھی ایک ویزن کے مطابق عمل میں آیا تھا لیکن اب ہم اپنا ویزن کھو چکے ہیں، ہمارے پاس نشان راہ باقی ہے اور نہ ہی زاوڑہ بچا ہے، ہم اپنی منزل کھو چکے ہیں۔ لہذا جب تک ہم دوبارہ اپنے راستے اور منزل کی طرف نہیں لوٹیں گے تب تک ہم یوں ہی بھٹکتے رہیں گے اور تھوکر میں کھاتے پھریں گے۔ ضروری ہے کہ ہم اپنی اصل کی طرف لوٹیں اور پھر اس کے مطابق جب فیصلے ہوں گے تو ان پر عمل درآمد بھی یقینی ہوگا اور پھر ملک کا نظام چل سکے گا۔

قارئین پروگرام "زمانہ گواہ ہے" کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جاسکتی ہے۔

ظاہر میں تو آزادی ہے.....

عامرہ احسان

amra.pk@gmail.com

بلاوجہ ہی کئی اطراف سے نئے گارڈ پرحفظات کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ ہمیں حقیقت پسند ہونا چاہیے۔ آزاد فیصلے ہم کب کر سکتے ہیں! 2001ء کے بعد پاکستان سرتاپا بدل چکا۔ 1947ء والی آزادی کے بعد حکومتوں کی اکھاڑ پھچھاڑ سے لے کر پاکستان دولتت ہونے تک، اور پھر 2001ء کی عالمی جنگ کا اتحادی بننے تک سبھی کچھ بدل چکا ہے۔ برطانیہ سے آزاد ہونے کے باوجود ہم مسلسل اسی کی ذہنی، تعلیمی، سیاسی، معاشی، قانونی غلامی میں مبتلا رہے۔ یہ ریموٹ کنٹرول غلامی تھی۔ برطانیہ کو گورا وائسرائے یہاں رکھنے کی ضرورت نہ تھی۔ مقامی یہ ذمہ داری زیادہ بہتر، کم تنخواہ پر ادا کر لیتے ہیں۔

برطانیہ ہمارے سبھی حکمرانوں کا میکہ رہا۔ ستانے، تازہ دم ہو کر نئی ہدایات سے لیس لوٹ کر حکومتی مناصب سنبھالنے کی آمدورفت لگی رہتی تھی۔ یوں بھی نزلہ زکام بخار پر دوا اور وِجی تو برطانوی ہیپتالوں ہی کا اس آتا ہے۔ سینڈ ہرسٹ، لندن اسکول آف اکنامکس، آکسفورڈ کیمبرج، حکمرانی کے سبھی شعبوں کے مراجع تھے۔ 2001ء تک اس پر نظریہ پاکستان کا پچھلا (عرف عام میں پوچا) پھیر لیا جاتا تھا۔ پھر یہ تکلف بھی برطرف ہو گیا جب ہم نے ترقی کر کے برطانیہ کے بڑے ابا امریکا کی غلامی کی حامی سینڈھونک کر بھری۔ ہمیں "باعزت نام" نان نیو اتحادی، فرنٹ لائن اتحادی کا دے دیا گیا۔ فدویت میں بے پناہ اضافہ ہوا۔

پاکستان کو دو قومی نظریے، اسلامی شناخت کی بجائے قوم پرستی پر استوار کیا گیا۔ امت، ملت سے رشتہ کاٹ کر 'سب سے پہلے پاکستان ہو گیا۔ ناچ، گا، بجا کر، قومی تہوار منا کر، مخلوط تماشوں، (ڈوبتی معیشت کے باوجود) ملک بھر میں آتش بازی میں (آئی ایم ایف کے سودی قرضے کے) نوٹوں کو گویا پٹاخوں، اناروں کی صورت جلا کر سیکورل یوم آزادی میں ڈھال دیا گیا۔ سبز پرچم پر ہلال کو رونا اور ستارے کو بھجتا دیکھنے والی آنکھیں تو اب قبروں میں جا سوئیں۔ معترض کوئی نہ ہوا۔ بڑے بڑے نظریے کے داعی قوم پرستی کے راگ الاپنے

پاکستان 76 برس کا ہو گیا۔ دھوم دھام سے ناچ، گا، بجا کر قوم نے سالگرہ منائی۔ قائد اعظم اور علامہ اقبال کے مزاروں پر گارڈ کی تبدیلی عمل میں آئی۔ ان مزاروں پر گارڈ کی تعیناتی اور تبدیلی سالانہ عمل ہے۔ ہم نے کبھی سیانوں سے اس کی وجہ پوچھی تو نہیں، تاہم ملک و قوم کے اتار چڑھاؤ، بانیان کے تحریک پاکستان، حصول پاکستان کے مقاصد، نظریہ پاکستان اور اس کا ولولہ اور اب گزشتہ 22 سالوں میں ابھرنے والا نیا پاکستان! گارڈ کی ضرورت تو بنتی ہے۔ یہی لگتا ہے کہ قوم ان بابوں سے ڈرتی ہے لاشعور میں۔ خیر قوم تو بے شعور ہے، اس کے بڑوں، ملک چلانے والوں کو یہ فکر ضرور ہوگی کہ ترقی معکوس، نظ (ریبے سے، معاشرت معیشت تعلیم حکمرانی، ہر شعبہ زندگی میں) اس پر یہ کہیں لٹھے کر نہ نکل آئیں۔

قائد اعظم کی سوئڈ بوئڈ، روشن خیالی کا مظہر تصاویر (ان کے شیر وانی، جناح کیپ والے لباس پورے جذبے سے اپنالینے کے باوجود) جابجا لگا کر، ان کی 100 اسلامی ولولے اور ملک کو اسلام کی تجربہ گاہ بنانے کا عزم مسلسل کی آئینہ دار رفتار پر چھپا دیں۔ 11 اگست کی (موضوع) تقریر کو ہر دم پاکستان کا مقصد وجود قرار دے کر، حقائق مسخ کر چکے ہیں۔ رہے علامہ اقبال تو ہم نے پورا کلام اقبال، ان کا ایک شعر پڑھ کر نصایوں، نسلوں کی فکری آبیاری سے نکال باہر کیا ہے۔ (گانے بجانے والوں، قوالوں کو دے دیا ہے۔) انہوں نے کہا تھا۔

اقبال کی نفس سے ہے لالے کی آگ تیز
ایسے غزل سرا کو چمن سے نکال دو!
سو گارڈ تو مزار پر رہنے چاہئیں۔ کہیں شاعر مشرق یہ شعر سمجھانے نہ نکل کھڑے ہوں۔ یوں بھی تین سال ملک پر آسیب کا سایہ رہا۔ جادو جنات نگری بنی رہی حکومت و ریاست۔ عوام بھی تو ہم پرست ہو گئے۔ عقیدہ آخرت، برزخ وغیرہ سب گندھڑ ہو گئے۔ (قائد اعظم کی روح جانے کا کام تو بچپن میں بھی ہم نے ہوتے دیکھا تھا۔) ملکی گارڈ کی تبدیلی تو اس مرتبہ سیاسی سطح پر بھی 14 اگست کے حصے میں آئی۔ اگرچہ یہ ظاہر میں تو آزادی ہے باطن میں گرفتاری!

لگ گئے اقبال تو تھے نہیں جو یاد دلاتے:

ان تازہ خداؤں میں بڑا سب سے وطن ہے
جو پیر بن اس کا ہے وہ مذہب کا کفن ہے!

انہوں نے وطنیت کا تجربہ کرتے ہوئے (جاوید نامہ) میں لکھا۔ ترجمہ: مغربی سیاست دانوں اور مفکرین کی ساری کارروائیاں مکر و فن پر مبنی ہیں۔ انہوں نے مسلمانوں کو وطن پرستی کا درس دیا، حالانکہ وہ خود مرکزیت اور اتحاد پر عمل پیرا ہیں۔ اس لیے اے مسلمان نفاق سے پہلو بچا، قوم پرستی سے دور رہ اور اگر تم میں نیکی بدی کی کوئی تیز ہے تو مٹی گارے اور پتھر کی محبت میں الجھنے سے محفوظ رہ۔ ہر ملک، ملک ماست کہ ملکہ خدائے ماست: مسلمان، اللہ کا خلیفہ، پوری دنیا اس کی جولان گاہ ہے۔ قومیت کی تنگنا نے میں اسے قید کر کے کنویں کا مینڈک بنا دیا۔ مغرب عملاً خود نیو، یورپی یونین میں یک جان اور امریکا، کینیڈا سمیت سبھی مغربی ممالک ایک زبان ہوتے ہیں۔ ہمیں تقسیم کر رکھا ہے۔ پاکستان است مسلمہ کا کل سرسبز، آنکھ کا تارا تھا۔ اب آپادھانی اور کنگشول طرازی میں مقام کھو بیٹھا ہے۔

یادش پیچھے بھنور میں مسلم ممالک کی 'اسلامک سٹ' کی میزبانی پاکستان نے کی تھی۔ امت کی اخوت اور پاکستان کی محبوبیت نے ملک ٹوٹنے کے بعد ایک نئی قوت پائی تھی۔ یہی بھٹو کا مقصد بھی تھا۔ اس وقت ملک کے طول و عرض میں اقبال کا یہ ترانہ گونجا کرتا تھا۔ (کیونکہ ابھی انتہا پسندی، دہشت گردی کے لیبل تیار نہیں ہوئے تھے۔)

بازو ترا توحید کی قوت سے قوی ہے
اسلام ترا دیس ہے تو مصطفویٰ ہے
نظارہ دیرینہ زمانے کو دکھا دے
اے مصطفویٰ خاک میں اس بت کو ملا دے

اور یہ بار بار دہرایا جاتا۔ 'تو مصطفویٰ، مصطفویٰ، مصطفویٰ ہے۔ اور ہماری نسل نے یہی حق جانا تھا۔ اب نوجوان نسل کو رین بینڈ بیٹی ایس سے ہم آہنگ، ان کے راگ الاپ رہی ہے! اب عشق عاشقی سکھراج الوقت ہے، جو ظل ہے دماغ کا! پاکستان سے محبت کا اظہار نہ تعلیمی میدان میں محنت سے ترقی کے جھنڈے گاڑنا ہے۔ نہ کفایت شعاری، امانت و دیانت، محنت سے ملک کا مستقبل سنوارنا ہے۔ ہر کچھ دن بعد ہلا گلا، کھیل تماشا، بینڈ باجا، اختلاطی موسیقی رقص، منہ پر جھنڈے پینٹ کر کے پٹائے گولیاں چلا کر، ہر موقع پر چار چھ چھینٹا کر کے دن منانے کا چلن ہے۔ جہلم میں 50 فٹ لمبا، 80 فٹ چوڑا جھنڈا لہرا کر پاکستان کے استحکام کا سامان کیا گیا! غریب ننگے بدن، برہنہ پایہ

رفقاء متوجہ ہوں ان شاء اللہ

”مسجد جامع القرآن کمپلیکس، پیپوٹ نزد نیلور اسلام آباد (حلقہ پنجاب شمالی)“ میں
03-09-2023ء (بروز اتوار نماز عصر تا بروز ہفت نماز ظہر)

میتھی تربیتی گورنری کا انعقاد ہو رہا ہے۔
اور زیادہ سے زیادہ رفقاء پروگرام میں شریک ہوں۔

10 تا 10 ستمبر 2023ء (بروز جمعہ المبارک نماز عصر تا بروز اتوار نماز ظہر)

امراء، افتاء و معاونین تربیتی و مشاورتی اجتماع کا انعقاد ہو رہا ہے۔

نوٹ: درج ذیل موضوعات پر باہمی مذاکرہ ہوگا۔ ذمہ داران سے گزارش ہے کہ
دستیاب مواد کا مطالعہ کر کے تشریف لائیں۔

☆ اسلام کا انقلابی منشور (معاشی سطح پر) ☆ نجات کی راہ، سورۃ العصر کی روشنی میں
زیادہ سے زیادہ ذمہ داران پروگرام میں شریک ہوں۔

موسم کی مناسبت سے بستر ہمراہ لائیں

برائے رابطہ: 0332-5151916 / 0321-9820246
051-2751014 / 051-4866055

المعلن: مرکزی شعبہ تعلیم و تربیت: 78-35473375 (042)

جہنڈا عوام کے تن ڈھانپنے سے قاصر! ادھی رات کو
گولیوں کی تڑتڑاہٹ سے شہر گوج اٹھا۔ افغانستان، امریکا
اور بے شمار ایسی قوتوں کے آہنی کھینچے سے تاریخ ساز
آزادی حاصل کرنے میں کامیاب ہوا۔ ایک طالب نے
خوشی میں آکر ہوائی فائرنگ کر لی۔ مقامی کمانڈر نے اس
سے کاشکوف واپس لے لی۔ جن گولیوں نے کفر کے سینے
چھید کر آزادی حاصل کی، اپنے پیاروں کی بے بہا قربانیاں
دیں، وہ یوں ضائع نہیں کی جاسکتیں! ادھر ہمارے ہاں برانڈ ڈ
کپڑوں کی سیل پر دو خواتین مابین ایک جوڑے پر جھگڑا
ہو گیا۔ شوہر نے ہوی کو جوڑا دلانے کے لیے فائرنگ کر دی!
امت کا حال یہ ہے کہ مکہ مکرمہ میں عالمی اسلامی
کانفرنس ہو رہی ہے جس میں 85 ممالک سے علماء،
مفتیان کرام کی شرکت ہے۔ ہم خوش ہونے کے امت کی
سر بلندی کا سامان ہوگا۔ قرآن کی بے حرمتی کے تسلسل کا
سخت ٹوٹس لیا جائے گا۔ کمزور مسلم ممالک کی مدد پر علماء،
امیر بھائیوں کو متوجہ کریں گے کہ ہندوؤں کی بھرتی روک
کر مسلم نوجوانوں کو رزق کی خاطر مغرب کے سمندروں
میں ڈوبنے سے بچائیں۔ بھارت اور کشمیر میں مسلمانوں
پر مظالم کا سدباب ہوگا۔ مگر وہاں تو رواداری اور برداشت
کے موضوعات ہیں!

(قرآن جلانے پر) اور کتنی رواداری درکار ہے؟
خون مسلم کتنی مزید برداشت کا متقاضی ہے؟ انتہا پسندی اور
دہشت گردی پر بھی بات ہوگی۔ مگر کس کی؟ اسرائیل، بھارت،
برما، اسلاموفوبہ ممالک کی انتہا پسندی، دہشت گردی پر
بات ہونا مشکل ہے! انہیں بھی تو بلایا اور کچھ تعلیم دو!
حکمت مغرب سے ملت کی یہ کیفیت ہوئی
نکلے نکلے جس طرح سونے کو کر دیتا ہے گا



دعائے مغفرت اللہ جل جلالہ العزیز الرحیم

☆ حلقہ کراچی وسطی کے ناظم و دعوت جناب آصف
حبیب پراچے کے بہنوئی وفات پا گئے۔

برائے تعزیت: 0300-8273916

اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان
کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ قارئین سے بھی ان کے
لئے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَأَدْخِلْهُ
فِي رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْنَهُ حِسَابًا يَبْسُطُهُ

تازہ شمارہ
جولائی تا ستمبر
2023ء

دعوت رجوع الی القرآن کا نقیب
علوم و حکم قرآنی کا ترجمان
سماہی
حکمت قرآن
الھدی

بیاد: ڈاکٹر محمد فریح الدین۔ ڈاکٹر اسرار احمد رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمَا

اس شمارے میں

- ☆ ماہمہ افسونی تہذیب غرب
- ☆ تذکرہ مرکزی انجمن خدام القرآن
- ☆ ڈاکٹر اسرار احمد کے منہج تفسیر میں
- ☆ نظم قرآن کی اہمیت اور استعمالات
- ☆ مِلَاكُ التَّأْوِيلِ (۳۳)
- ☆ روایتی علم النفس اور جدید نفسیات
- ☆ مباحث عقیدہ (۱۳)
- ☆ ڈاکٹر ابصار احمد
- ☆ ڈاکٹر صہیب بن عبدالغفار حسن
- ☆ ڈاکٹر صاحبزادہ ہازم/عبدالسلام
- ☆ ابو جعفر احمد بن ابراہیم القرناطی
- ☆ مکرم محمود
- ☆ مؤمن محمود

افادات حافظہ احمد یار سید ”ترجمہ قرآن مجید مع صرنی و نحوی تشریح“ (دو محترم ڈاکٹر اسرار احمد رضی اللہ عنہما کا
دورہ ترجمہ قرآن بزبان انگریزی Message of The Quran تسلسل کے ساتھ شائع ہو رہا ہے

☆ صفحات: 96 ☆ قیمت فی شمارہ: 100 روپے ☆ سالانہ رقم: 400 روپے

36-K، ماڈل ٹاؤن لاہور
فون: 042-35869501-3

مکتبہ خدام القرآن لاہور

رجوع الی القرآن کو روز کی اختتامی تقریب 2023

مرثی احمد اعوان

رجوع الی القرآن کو روز پارٹ ون اور ٹو کی اختتامی تقریب 17 جون 2023 کو قرآن اکیڈمی میں منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت صدر انجمن خدام القرآن محترم ڈاکٹر عارف رشید نے کی۔ تقریب میں انجمن کے اکابرین حافظ عاطف وحید (ناظم اعلیٰ)، حافظ عاکف سعید (ڈائریکٹر اکیڈمی)، محمود عالم میاں (مدیر عمومی)، ڈاکٹر البصائر احمد (سابق صدر انجمن)، اساتذہ کرام اور طلبہ نے شرکت فرمائی۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ پارٹ ٹو کے طالب علم حافظ حارث حیات نے سورۃ التوبہ کے آخری رکوع کی تلاوت کی۔ پارٹ ون کے طالب علم ضیاء المصطفیٰ نے نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کورمز کے کوآرڈینیٹر محترم سجاد سندھو نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیے۔

استاد محترم ڈاکٹر رشید ارشد نے "تزکیہ نفس" کے موضوع پر درس حدیث دیتے ہوئے کہا کہ موجودہ دور میں سوشل اور الیکٹرانک میڈیا نے شبہات اور شہوات میں اضافہ کر دیا ہے۔ میڈیا کے ذرائع شبہات اور شہوات کی فیکٹریاں ہیں۔ جہاں سے سیکورڈ انشور اور نام نہاد مذہبی مبلغین دین کے شعائر کے حوالے سے شبہات پیدا کرتے ہیں اور لوگوں کو دین سے دور کرتے ہیں۔ ہمیں ایسے بہرہ دیوں کو پہچاننے کے لیے اپنے اندر بصیرت پیدا کرنی چاہیے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو دین دیا گیا اس کے مقاصد میں سے ایک بڑا مقصد تزکیہ نفس ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں میں تزکیہ نفس کا پورا بندوبست موجود ہے جن کو ہمیں اپنی زندگی کا معمول بنانا چاہیے۔

کوآرڈینیٹر سجاد سندھو نے دونوں کورمز کی سرپی پیش کی۔ انہوں نے کہا سال اول میں 40 جبکہ سال دوم میں 14 طلبہ نے داخلہ لیا۔ استاد محترم مفتی سعد حسن نے پارٹ ون میں تجویز، حفظ اور فقہ العبادات، محترم ڈاکٹر رشید ارشد نے مطالعہ حدیث، احیاء العلوم اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ: کرنے کا اصل کام، محترم آصف حمید نے آیات قرآنی کی ترکیب (صرفی و نحوی) اور محترم فیاض قیوم نے عربی گرامر، محترم مومن محمود نے ترجمہ قرآن مجید اور مختلف سورتوں کی صرفی و نحوی تشریح، محترم محمود حماد نے منتخب نصاب (حصہ اول) اور سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم، محترم احتشام علی نے قصص الانبیاء (اول و دوم) کی تدریس کی۔ پارٹ ٹو میں ڈاکٹر رشید ارشد نے عقیدہ طحاویہ اور ریاض الصالحین، مومن محمود نے تفسیر القرآن (اردو و عربی)، مفتی سعد حسن نے فقہ المعاملات اور بینکاری سے متعلق مسائل و احکام اور محترم حامد سجاد نے عربی کا معلم (حصہ سوم، چہارم) کی تدریس کی۔

استاد محترم مومن محمود نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قرآن مجید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا معجزہ ہے۔ اس کے الفاظ اور معانی میں بہت تاثیر ہے۔ یہی وجہ تھی کہ مشرکین مکہ لوگوں کو قرآن سننے سے روکتے تھے کیونکہ جو بھی قرآن سنتا تھا اس سے ضرور متاثر ہوتا تھا۔ ہمارے اندر قرآن سننے کا شوق ہونا چاہیے تاکہ ہم قرآن سن کر اس کی تاثیر حاصل کر سکیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب سنتوں میں ایک سنت قرآن کا سننا بھی تھی۔ ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ہمارے ذہن نہیں بلکہ پورا وجود قرآن سننے۔ اس کے بعد طلبہ نے اپنے تاثرات بیان کیے۔

پارٹ ون کے سی آر اسامہ حسن نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم نے قرآن کا علم حاصل کرنے کے لیے تھوڑا وقت نکالا۔ ہمارے اساتذہ ایسے ہیں جن کی تعریف ممکن نہیں۔ ان سے ہم نے عاجزی، انکساری اور اخلاص سیکھا۔ یہاں ہماری سوچ پر کام کیا گیا۔ قرآن اکیڈمی کا طالب علم مومن سوچ کا حامل ہے۔ ڈاکٹر عرفان احمد صاحب نے انگلش میں اپنے تاثرات بیان کیے۔

پارٹ ون کے پوزیشن ہولڈر طالب علم محترم شفیع اللہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے علم حاصل کرنے کی توفیق دی۔ محترم ڈاکٹر اسرار احمد نے رجوع الی القرآن کی تحریک شروع کی اس کے بعد ان کا خاندان اور رفقاء اس علم کی شمع جلا رہے ہیں۔ میں طلبہ سے عرض کروں گا کہ بلاشبہ ہم نے بہت کچھ سیکھا لیکن ابھی ہمارے لیے قرآن کے علم کا دروازہ کھلا ہے۔ اور اس کے اندر جانے کے لیے اللہ پر توکل کرتے ہوئے آگے بڑھیں۔ یہاں سے جانے کے بعد قرآن سے جڑنا ہے۔ اسلام کے انفرادی اور اجتماعی گوشوں پر عمل کے لیے کسی جماعت میں شامل ہونا ضروری ہے اور تنظیم اسلامی اس کے لیے بہترین چوائس ہے۔

امریکہ سے آئے ہوئے ایک نابینا طالب علم محترم عبداللہ نے کہا کہ اللہ کا شکر ہے کہ اس نے توفیق دی۔ پھر کلاس کے ساتھیوں اور اساتذہ کا شکر یہ ادا کرتا ہوں۔ یہاں پہلے میں نے اردو سیکھی۔ دواؤں میرے ساتھ آتے ہیں اور انہوں نے بھی اس کورس سے استفادہ کیا۔ ہمارا وقت بہت قیمتی ہے۔ ہم نے جو کچھ سیکھا اس کو آگے پہنچائیں۔ اپنے وقت کو مزید بہتر بنائیں اور مسلسل سیکھنے کی کوشش کریں۔ پاکستان باقی دنیا سے بہتر ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے آپ سے اور اپنے رب سے سچے ہو جائیں۔

ناظم اعلیٰ مرکزی انجمن خدام القرآن محترم حافظ عاطف وحید نے اپنے مختصر خطاب میں کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں۔ یہ اللہ کا کرم اور فضل ہے۔ ہماری محنت اور کوشش ناقص ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سے زبردستی کام لے رہا ہے۔ ہمارے اساتذہ نے بہت عمدہ کوششیں کی ہیں جن کا اثر اب نظر آ رہا ہے۔ میں تمام اساتذہ کا شکر یہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اجر عظیم سے نوازے۔ یہ طلبہ ان کے لیے صدقہ جاریہ ہیں۔ ناظم اعلیٰ نے سابق صدر انجمن ڈاکٹر البصائر احمد صاحب، ڈائریکٹر اکیڈمی حافظ عاکف سعید صاحب، مدیر عمومی محمود عالم میاں صاحب، صدر انجمن ڈاکٹر عارف رشید صاحب اور پروفیسر حافظ قاسم رضوان صاحب کی انجمن کے لیے بہترین خدمات کو سراہا اور تقریب میں شرکت پر ان کا شکر یہ ادا کیا۔ آخر میں صدر انجمن محترم ڈاکٹر عارف رشید نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ والد محترم ڈاکٹر اسرار احمد ایسے موقع پر سورۃ الرحمن کی پہلی چار آیات کا ہدیہ کرتے تھے، جن میں چار چوٹی کی چیزوں کا ذکر ہے۔ پھر ڈاکٹر صاحب ان آیات کا لٹک حدیث مبارکہ ((خیر کھ من تعلم القرآن وعلمه)) سے جوڑتے تھے۔ قرآن اکیڈمی کی بنیاد والد محترم نے رکھی تھی۔ اس وقت پورے ملک میں اس کی ذیلی شاخیں قرآن کی خدمت کر رہی ہیں۔ یقیناً یہ ساری خدمت ان کے لیے صدقہ جاریہ ہے۔ آپ نے جو علم حاصل کیا اسے دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کرنی چاہیے ورنہ یہ علم بھول جائے گا۔ ہمیں استماع قرآن کو معمول بنانا چاہیے۔ ڈاکٹر صاحب بڑے شوق سے قرآن سنتے تھے۔ قاری محمود ظلیل الحمیری ان کے پسندیدہ قاری تھے۔ آپ جب قرآن سنتے تھے تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے تھے۔ قرآن کے پڑھنے اور سننے سے بہت عمدہ اثر پڑتا ہے۔

آخر میں صدر انجمن نے دعا کرائی۔ طلبہ کے لیے الوداعی دعوت طعام کا اہتمام بھی کیا گیا تھا۔ ڈاکٹر البصائر احمد صاحب اور ڈاکٹر عارف رشید صاحب نے طلبہ میں اساتذہ تقسیم کیے۔

امیر محترم کا دورہ حلقہ پنجاب پٹھوہار

امیر محترم 4 اگست 2023ء بعد نماز جمعہ ناظم اعلیٰ ڈاکٹر سید عطاء الرحمن عارف کے ہمراہ قرآن اکیڈمی لاہور سے بذریعہ جی ٹی روڈ جہلم کے لیے روانہ ہوئے اور تقریباً 6:30 بجے مقامی تنظیم جہلم کے دفتر پہنچے۔ مختصر قیام کرنے کے بعد امیر محترم نے شاپن مارکی جہلم میں بعد نماز مغرب "اسلام اور پاکستان" کے موضوع پر ایک گھنٹہ مفصل خطاب کیا۔ اس پروگرام میں 200 مرد اور تقریباً 25 خواتین نے شرکت کی۔ رات کو قیام مقامی تنظیم جہلم کے بزرگ ملترزم رفیق عبدالحمید حفظہ کے ہاں تھا۔ صبح ناشتہ پر ایک ریفرنس اور ایک صبیحہ کے ملاقات کی اور بعد میں صبیحہ نے بیعت بھی کی۔ اس کے بعد تقریباً 09:00 بجے میر پور کے لیے روانہ ہوئے، جہاں پر آپ نے بے نظیر میڈیکل کالج کے طلبہ و طالبات سے "قرآن کتاب ہدایت" کے موضوع پر خطاب کیا اور سوالات کے جوابات دیئے۔ 12:00 بجے میاں محمد بخش لاہوری کے ہاں میں ڈاکٹرز، پروفیسرز، وکلاء اور بیورو کریٹ کے ساتھ ملاقات کی۔ جہاں آپ نے مختصر خطاب کیا اور شرکاء کے سوالات کے جوابات دیئے۔ اس پروگرام میں 60 کے قریب احباب نے شرکت کی۔ طعام اور مختصر قیام کے بعد گوجرانہ کے لیے روانگی ہوئی۔

04:30 بجے دفتر حلقہ گوجرانہ پہنچے۔ کچھ دیر آرام کیا۔ بعد نماز مغرب مقامی شادی ہال میں آپ نے "اسلام اور پاکستان" کے موضوع پر ایک گھنٹہ خطاب کیا۔ پروگرام میں تقریباً 350 مرد اور 40 خواتین نے شرکت کی۔ رات کا قیام مقامی امیر گوجرانہ فاروق حسین کے ہاں تھا۔ بعد نماز فجر مقامی مسجد میں مختصر درس قرآن دیا۔ ناشتہ پر ایک سابق رفیق تنظیم نے ملاقات کی اور بعد میں بیعت کر کے تنظیم میں شمولیت اختیار کر لی۔

16 اگست بروز اتوار صبح 09:00 بجے جامع مسجد العابد میں رفقہ کے ساتھ آپ کی ملاقات طے تھی۔ پہلے امیر حلقہ نے حلقہ کا تعارف کروایا پھر مقامی امراء نے اپنی تنظیم کا تعارف کروایا۔ اس کے بعد امیر محترم نے رفقہ کے سوالات کے جوابات دیئے اور وعظ و نصیحت کی۔ آخر میں مبتدی اور ملترزم رفقہ کی بیعت کا اہتمام کیا گیا۔ بیعت 12:00 بجے تک جاری رہی۔ چائے کے وقفے کے دوران رفقہ کی انفرادی ملاقاتیں بھی جاری رہی۔ اس کے بعد آپ کی ذمہ داران کے ساتھ نشست تھی جو 02:30 بجے تک جاری رہی۔ آخر میں ناظم بیت المال حلقہ کی عبادت کی تقریباً 04:15 بجے کراچی کے لیے روانگی ہوئی۔ اس دورہ میں ناظم اعلیٰ، تنظیم اسلامی اور نائب ناظم اعلیٰ شاپلی پاکستان اور امیر حلقہ بھی آپ کے ساتھ رہے۔

اقامت دین کی جدوجہد میں اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔ آمین یارب العالمین!
(رپورٹ: امیر حلقہ پنجاب پٹھوہار، مندم مجید)

امیر محترم کا دورہ حلقہ کراچی وسطی

امیر محترم نے 11 اگست 2023ء کو حلقہ کراچی وسطی کا دورہ کیا۔ نماز عصر کے بعد تقریباً اسی ادارہ آباد کے ذمہ داران سے ان کے دفتر واقع گلستان جوہر میں ملاقات ہوئی۔ آباد کے چیئرمین راجیل صاحب نے اپنی انتظامیہ کے ساتھ خوش آمدید کہا۔ راجیل صاحب نے ایسوسی ایشن کی ترتیب اور طریقہ کار کی وضاحت کی۔ امیر محترم نے فرمایا کہ جس طرح ہم دنیاوی کاموں میں حکومت پر پریشر ڈال کر فیصلے تبدیل کرتے ہیں اسی طرح ہم دین کے لیے کیوں نہیں سوچتے۔

امیر محترم نے اپنی گفتگو میں فرمایا ہے کہ بانی تنظیم اسلامی جناب ڈاکٹر اسرار احمد نے قرآن کی تعلیمات کو عام کرنے کے لیے قرآن اکیڈمی کا قیام فرمایا اور ماہ رمضان میں دورہ ترجمہ قرآن کا آغاز فرمایا۔ ایک ماہ میں ترجمہ اور مختصر تفسیر بیان کی جاتی ہے۔ تنظیم اسلامی کسی مسلک پر قائم نہیں ہے اور دین بطور رسم قائم کرنا چاہتی ہے کیونکہ یہ اللہ کے رسول ﷺ کا مشن ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ پڑھے لکھے لوگ دین کا کام کریں۔ عمومی طور پر عوام الناس دنیاوی کاموں کے لیے احتجاج کر سکتے ہیں تو دین کے لیے کیوں کھڑے نہیں ہو سکتے۔ بہت سارے

لوگ فلاح و بہبود کے لیے کام کرتے ہیں آپ بھی سوچیں کہ بے گھر لوگوں کو چھت بنا کر دیں۔ آپ لوگ جو پریکٹس بناتے ہیں ان میں مساجد بھی ہوتی ہیں تاہم ان کا استعمال بہت کم ہے۔ صرف نماز کے لیے ایک ڈیزہ گھنٹے کے لیے استعمال ہوتی ہے، اس کے مزید استعمال کے لیے سوچ بچار کریں۔ اپنے ذاتی تعلقات کو اللہ اور رسول ﷺ کی بات پہنچانے کے لیے استعمال کریں۔ بانی تنظیم نے کراچ آسان تحریک شروع کی اگر ملکر لوگ کراچ میں کم سے کم خرچ کریں گے تو دیگر کم آمدنی والے لوگوں کے لیے مثال بنیں گے۔ پاکستان کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ پاکستان کسی زبان یا برادری کی بنیاد پر نہیں بنا بلکہ یہ خطہ کھلم کھلم کی بنیاد پر وجود میں آیا۔ تاہم ہم نے نظریہ پاکستان کو فراموش کر دیا اور عوام دین ہماری ترجیح نہیں ہے۔ دنیا میں واحد قوم میں جس نے دعوتی کیا کہ ہم اس خطہ پر دین قائم کریں گے، اسلام کے بغیر ہمارا گزارا نہیں ہے۔

شرکاء نے فرمایا کہ ان شاء اللہ کوشش کریں گے جو مساجد ہمارے زیر انتظام ہیں اس میں بچوں کو کچھ skill سکھائیں گے۔ نوجوانوں کو نماز اور قرآن کی طرف لانا ہے، والدین کو چاہیے کہ اپنے بچوں کے ساتھ دوست بن کر کام کریں۔

12 اگست 2023ء کو صبح 9:30 بجے تنظیم کے سینئر رفقہ، جناب صباح الہدی اور جناب سید محمد حسن سے مقامی امیر کے ہمراہ ان کی رہائش گاہوں پر ملاقات و عبادت کی۔ صبح 11 بجے جناب عمیر محمود صدیقی، رکن اسلامی نظریاتی کونسل سے ان کے ادارہ سٹی آف ٹاچ میں ملاقات کی۔ ملاقات میں بہت سے امور خصوصاً بچوں اور نوجوانوں کے حوالے سے موجودہ حالات اور ان کے عقیدہ اور انٹرنیٹ کے استعمال سے پیدا شدہ مسائل پر گفتگو ہوئی۔ دن 1 بجے نئے مقامی امراء، جناب شاہد احمد خان (گلشن جمال) اور جناب مصطفیٰ احمد (رضوان سوسائٹی) سے دفتر حلقہ میں ملاقات کی۔ بعد نماز عصر چائے پر فاران کلب انٹرنیشنل گلشن اقبال میں تاجر برادری سے تعلق رکھنے والے احباب سے ملاقات کی۔ بعد نماز عشاء مسجد فرقان گلزار جرجی میں خطاب فرمایا۔ بعد نماز عشاء "ہمارے مسائل کا حل... نفاذ دین اسلام" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ آج سے تقریباً 76 برس پہلے مسلمان ہجرت کر کے پاکستان آئے اور یہ بات طے کی کہ حاکمیت صرف اللہ کی ہوگی۔ علامہ اقبال بھی واضح تھے کہ یہاں تو حید کا بول بالا ہوگا اور اسلام کی صحیح تصویر پیش کرنے کا موقع ملے گا۔ قائد اعظم بھی چاہتے تھے قرآن کی بنیاد پر اس ملک کی قانون سازی کی جائے لیکن آج 76 برس گزر گئے لیکن ہمارے مسائل ختم نہیں ہو رہے بلکہ بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے جس نظریہ کی بنیاد پر اس مملکت خدا واپا پاکستان کو بنایا تھا آج اس سے انحراف کیے بیٹھے ہیں۔ معاشی اور سیاسی گوشوں میں بالخصوص اللہ کا حکم ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ ان تمام مسائل کا حل صرف ایک ہے کہ لکھ کے تقاضوں کو ادا کیا جائے اور ہر سطح پر دین اسلام کا عادلانہ نظام نافذ کیا جائے۔

13 اگست 2023ء کو صبح 6:30 بجے حلقہ کراچی وسطی کے تمام ذمہ داران سے ناشتہ پر ملاقات کی۔ بعد ازاں امیر حلقہ نے حلقہ کے معاونین اور تنظیم کے امراء کا تعارف پیش کیا۔ امراء تنظیم نے اپنی اپنی تنظیم کے ذمہ داران اور علاقے کا تعارف کروایا۔ سوال و جواب کی نشست ہوئی جو تقریباً دو گھنٹہ جاری رہی اور دعا پر اس نشست کا اختتام صبح 10:00 بجے اوشین ٹیکوٹ میں کل رفقہ نشست منعقد ہوئی۔ امیر حلقہ نے حلقہ کراچی وسطی کے علاقہ جات کا تعارف پیش کیا اور حلقہ میں ملترزم مبتدی رفقہ اور نقباء کی تعداد سے آگاہ کیا۔ امیر محترم کی جانب سے تمہیدی گفتگو کے بعد سوال و جواب کی نشست ہوئی جو تقریباً ڈھائی گھنٹہ جاری رہی۔ بعد ازاں مبتدی اور ملترزم بیعت مسنونہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس دورہ کے دوران نائب ناظم اعلیٰ زون جنوبی جناب سید نعمان اختر امیر حلقہ جناب عارف جمال فیاضی اور نائب امیر حلقہ جناب ڈاکٹر انوار علی موجود رہے۔

اللہ تعالیٰ تمام رفقہ کی محنتوں و کوششوں اور امیر محترم اور دیگر کارکن کی تفریح اوقات کو مقبول و منظور فرمائے۔ آمین! (رپورٹ: عمر بن عبدالعزیز، مہتمم حلقہ)

Addressing the seminar, Director of Al-Asr Foundation, **Molana Fazal Subhan** said that Allah (SWT) commands justice and prohibits oppression. Allah (SWT) blessed us with Pakistan on the 27th night of blessed month of Ramadan, which is also the sacred timeframe of Quran's descent. The fact of the matter is that the creation of Pakistan is nothing short of a blessing for the world of Islam. For us, establishing a connection with the Holy Quran is paramount. The Prophet (SAAW) is reported to have said that Allah (SWT) will cause the rise and fall of nations with respect to this Quran. The primary reason for our misery and decline near Allama Iqbal, too, was our abandonment of the Holy Quran. Enemies of Pakistan are directing efforts towards weakening our ideological and geographical boundaries. We need to develop an Islamic conscience in the youth by educating them through the Quran and Sunnah.

Head and manager of Jamia Abi Bakr Al-Islamiyyah, **Shaikh Zia-ur-Rehman Al-Madni** said that the Caliphate of Hazrat Umar (RA) is considered the golden age of Islam for the very reason that he enforced Islamic system of justice to the utmost degree. Justice is not limited to only the political plane, but is necessary in all affairs. It is required on every level of society ranging from one's own self, homes, neighborhoods, schools and institutions. The Holy Prophet (SAAW) said that past nations were doomed because of the fact that when an ordinary person broke the law, he was punished, but when someone with authority did the same, he was excused. We must stand with justice even if it means bearing witness against our own selves. We will definitely enforce justice on all levels if we actually believe in the recompense of the Day of Resurrection. May Allah (SWT) enable us to have real belief in the Hereafter. Ameen!

The Ameer of Jamaat-e-Islami Sindh, **Muhammad Hussain Mehanti** said that the passing of the Objectives Resolution was indeed a favorable development, but unfortunately, this resolution was never acted upon. It is atrocious that today, we are living under a secular system of governance instead of an Islamic one. By not implementing the constitution of Pakistan, the fundamental calling of Pakistan's creation was compromised. Although an absolute decision was passed against Riba, individuals acting within the government, due to their lack of an Islamic vision, failed to produce even a roadmap for the eradication of the curse of Riba from this country. Whatever loans the country is receiving are being spent on the extravagant indulgences of its leaders. Thus, progress and prosperity in Pakistan are only possible through a change in the system. We should lend support to any and all organizations struggling for the Deen of Allah (SWT). Tanzeem-e-Islami's movement aimed at a collective reversion towards the Quran is extremely effective and must be further nurtured. Pakistan's survival is inseparably linked to the establishment of Islamic system justice.

The Markazi Nazim Nashr o Ishaat of Tanzeem-e-Islami, **Ayub Baig Mirza**, in his address, said that "justice" is Islam's catchword; if it is removed from the equation of Islam, naught remains. The establishment of Islamic justice is not the duty of the state or a solitary organization only. In fact, it is such an elemental obligation that it falls upon the shoulders of every citizen of the state. Every single person is answerable for their own responsibility and subsequent effort. If the Islamic system were to be established in the country and there exists an individual who had no input in the preceding struggle, he would be considered unsuccessful. Contrarily, if a person exhausts his body, wealth and progeny for the struggle to establish Islamic justice, but the Islamic system still remains unrealized, then that individual would nevertheless emerge successful. Allah (SWT) will ultimately question us regarding our efforts, which is why we must prepare beforehand.

President of Dar-ul-Uloom Naeemia, **Mufti Muneeb-ur-Rehman**, in his video message, said that if we wish to stabilize our country, we must implement the Islamic Shariah in it. We did not receive this soil on a silver platter, our forefathers paid with countless sacrifices for its attainment. We failed to value independence as we should have. We must also value the sacrifices of the Armed Forces for Pakistan's defense. We pledged that in the case we were successful in obtaining an independent state, we would establish the Prophetic system in it. Although we included submission to the supreme authority of the Quran and Sunnah in our constitution, we remain shy of actually implementing it. May Allah (SWT) grant us the ability to return to the original vision of Pakistan.

The Naib Ameer-e-Halqa of Karachi Wasti, **Dr. Anwaar Ali** acted as the stage secretary.

Translated by: **Muhammad Momin (Rafiq e Tanzeem-e-Islami)**

TANZEEM-E-ISLAMI

SEMINAR PRESS RELEASE:16August, 2023

“The Holy Prophet (SAAW) not only preached justice, but actually established and presented a system based on it.”
(Shujauddin Shaikh)

“If we wish for our country’s stability, we must implement the Islamic Shariah in it.”
(Mufti Muneeb-ur-Rehman)

“The Caliphate of Hazrat Umar (RA) is considered the golden age of Islam for the very reason that he enforced the Islamic system of justice to the utmost degree.”
(Shaikh Zia-ur-Rehman Al-Madni)

“The passing of Objectives Resolution was no doubt a favorable development, but unfortunately, this resolution was never acted upon.” (Muhammad Hussain Mehanti)

“Allah (SWT) commands justice and forbids oppression.” (Molana Fazal Subhan)

“Justice is Islam’s catchword; if it is taken out of the equation of Islam, naught remains.”
(Ayub Baig Mirza)

**“Baqā e Pakistan: Nifaz e Adal e Islam”
(A seminar under the aegis of Tanzeem-e-Islami)**

Lahore (PR): A seminar on the topic, **“Baqā e Pakistan: Nifaz e Adal e Islam”** was organized under the aegis of Tanzeem-e-Islami at the Venue Banquet in Karachi. In his keynote address, the Ameer of Tanzeem-e-Islami, **Shujauddin Shaikh**, said that Pakistan’s survival and security is dependent on the establishment and implementation of the system of social justice provided by Islam. He reminded that the Holy Prophet (SAAW) not only preached justice, but actually established and presented a system based on it. Pakistan has the unique status of being a country whose inhabitants differ in terms of language, color and heritage, but we were united solely on the basis of Islam. When the Muslims of the subcontinent resounded the *Kalima*, Allah (SWT) blessed us with a separate slice of land, but today, merely echoing the *Kalima* will not warrant Allah’s (SWT) help. Rather, we would emerge dominant only if we possess true faith. Today, “faith in the hearts” is a need of pressing import. When the mujahids placed their trust in Allah (SWT) in our neighboring Afghanistan, Allah (SWT) strengthened them. Today, our nation requires faith-driven enthusiasm of a similar nature. Numerous bills are being passed by the Parliament, but none for advancement towards the implementation of the Islamic Shariah. Those possessing authority exercised it in all avenues pertaining to personal gains, but not for the sake of the Islamic Shariah. The Ameer mentioned the Prophetic method of revolution and presented a gist of the process for moulding the collective system of Pakistan according to the Prophetic method of revolution as proposed by the founder of Tanzeem-e-Islami, Dr. Israr Ahmed (RAA). He said that we need to strive to initiate an Islamic revolution in Pakistan through a peaceful, disciplined and nonviolent movement. The existing system can only work to maintain electoral politics, but not change it. He said that we are stumbling in the dark for the past 76 years adopting all forms and methods of governance. The establishment of Islamic justice in Pakistan is an obligation stemming from our faith. Add to that the fact that logical and sensible deductions from our present predicament also necessitate that we return to our roots. The need of the hour is that the nation’s present climate of oppression and exploitation, alongside political and class conflicts be eradicated, and that Islam’s system of social justice be enforced in the Islamic Republic of Pakistan without any further delay. It is an undeniable reality that Pakistan was founded on the basis of Islam and its survival, too, is conditional to the establishment of the system based on justice provided by Islam. We should fully utilize the respite afforded us by Allah (SWT). It is our firm belief that only Allah (SWT) is our true support, while all others besides Him (SWT) are agents of deception, who would ultimately result in our devastation. May Allah (SWT) grant us the ability to take the right decisions and then be steadfast on them. *Ameen!*

MULTICAL-1000

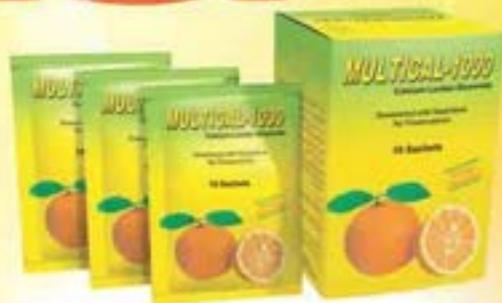
Calcium + Vitamin C & B12 + Folic Acid (Sachets)



MULTICAL-1000 CONTAINS

XTRA CALCIUM

Takes you away from
Malaise & Fatigue



Sweetened with Aspartame
Aspartame is safe & FDA approved low
calories sweetner



NABIQASIM INDUSTRIES (PVT) LTD

4th Floor, Commerce Centre, Haveli Mohani Road, Karachi-Pakistan
Email: info@nabiqasim.com website: www.nabiqasim.com QAN 111-742-752

Health
with Devotion